Vol. II
No. 2

Thursday,
19th August, 1954.



HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS PAGES

Motion for Adjournment re: Communal Disturbances at Nizamabad 27–44

Consideration of the Report of the Committee on L. A. Bill No. XV of 1953, the Hyderabad Agricultural Debtor's Relief Bill, 1953—clause by clause reading not concluded— 44–89

Note :—*At the commencement of the speech denotes confirmation not received.

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN.
1955

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Thursday, the 19th August, 1954.

The House met at Half Past Two of the Clo k.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]..

Questions & Answers

(See Part I)

Motion for Adjournment re: Communal Disturbance at Nizamabad

Mr. Speaker: Yesterday we deferred the consideration of the motion for adjournment with a view to taking it up to-day. Shri A. Raj Reddy wanted to discuss whether or not the matter was *sub-judice*.

Shri A. Raj Reddy (Sultanabad): Mr. Speaker, Sir, before I speak on the point, I think it would be better if the hon. Deputy Home Minister puts his point of view before the House.

مسٹر اسپیکر:۔ وهاں جو تحقیقات هو رهی هے وہ کس نوبت پر هے ؟

डिप्टि होम मिनिस्टर (श्री. श्रीनिवासराव अेखेलीकर) :—स्पीकर सर, निजामाबाद में हालही में जो वाक्या हुआ है अुसके बारें में सरकार की तरफ से अबतक दो प्रेस नोट (Press note) निकाले गये हैं। अुनके जरिये यह बतलाया गया है कि निजामाबाद में जो वाक्ये हुअे हैं, झंडा फहरानें के सिलसिले में और अुसके बाद भी दंगे फसाद के जो वाक्यात हुअे हैं अुनके बारे में अुस प्रेस नोट (Press Note) में काफी वजाहत की गअी है। और अुस प्रेस नोट (Press Note) में यह भी बताया गया है कि अिसके बारे में गव्हर्नमेंट (Government) की पालिसी (Policy) बहुत सख्त रहेगी। अिन वाक्यात की छान बीन करने के बाद जिनपर जुर्म साबित होगा अुन्हे कडी से कडी सजा देनेकी कोशिश की जायेगी। अैसे हालात में किसी को कानून अपन हाथ में लेने की जरूरत नहीं। गव्हर्नमेंट अिन सब बातोंका पूरी ताकत के साथ मुकाबला करने के लिये तैयार है। जो लोग अिस समय कानून अपने हाथ में लेने की कोशिश करेंगे अुनके खिलाफ भी सख्त से सख्त कार्यवाही की जायेगी। यदि कोअी अिस तरह से कोशिश करेगा तो गव्हर्नमेंट अुसके भी खिलाफ सख्त से सख्त अॅक्शन (Action) लेगीं। जहां पर यह वाक्यात हुअे वहां पर फौरन १४४ दफा नाफिज किया गया और करफ्यू (Curfew) भी जारी किया गया है। और अिसके सिलसिले में १५० आदमियोंको अबतक गिरफ्तार किया गया है। १५० में से कुछ

आदमियों को अदालत में पेश किया गया है। अुनमें से अदालतने कुछ को जमानत पर रिहा-कर दिया है। और कुछ जेलों में मौजूद हैं। और अुनके बारे में भी —

شری کے - اننت ریڈی (پالکنڈہ) :—عدالت میں جن لوگوں کو پیش کیا گیا انہیں کس الزام اورکس جرم کے تحت پیش کیا گیا ؟

Mr. Speaker : Is it necessary at this stage ?

Shri K. Ananth Reddy : It is necessary.

سب جوڈیس ہے یا نہیں اسکی جانچ کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ کس الزام کے تحت پرچہ چاک کیا گیا ۔

श्री. श्रीनिवासराव अेखेलीकर :—मुख्तलीफ अिलजामात हैं जो कि अुनके बारे में पेश किये गये हैं। कुछ के पर्चे चाक करके अदालत में पहुंचे हैं। कुछ लूटखसोट के बारे में हैं, कुछ मारपीट के बारे में हैं, कुछ दंगा फसाद करने के सिलसिले में हैं, अिस तरह १५० अशखास के बारे में पर्चे चाक किये गये हैं। अुनमें से कुछ को अदालत ने जमानत पर छोडा है। कुछ को जेलों में भेज दिया है। अिस तरह से मै बताना चाहता हूं कि यह मामला अदालत में आ चुका है। अुसके लिये जाप्ते फौजदारी में दफा १९० बी मौजूद है। अुसके अुपर ऑनरेबल मेंबर गौर करें तो मालूम होगा कि पुलिस के पास रिपोर्ट (Report) पेश हो गअी है और अुसके बारे में अदालत ने कॉगनिझन्स (Cognizance) भी लिया है। यह कॉगनिझन्स (Cognizance) दफा १९० बी के तहत लिया गया है। और अदालत ने अपना माअिंड (Mind) कॉम्पलेसेंट (Complacent) किया है। अुसपर कार्यवाही भी की जा रही है। कुछ लोगों को जेलों में भेजा गया है। और यह मसला अब अॅड्ज्युडिकेशन ऑफ कोर्ट (Adjudication of Court) में आया है तब १२० दफा अिस तरह से बहस करने का मौका नही देता है। अिस किसम की बातें न हो अिस लिये गव्हर्नमेंट ने पूरी व्यवस्था की है। और मुकामात पर भी अैसी चीजें रोकने की कोशिश गव्हर्नमेंट की तरफ से बराबर की जा रही है। अुन मुकामात पर तुरंत आय. जी. पी. (I.G.P.) गये और अेच्.अेस्.आर.पी. (H.S.R.P.) के लोगोंको भी वहां रखा गया। अिसके लिये अब कोअी तशवीस की जरूरत नही है। सरकार की तरफ से अिस तरह का अिंतेजाम किया जा रहा है। और दूसरी चीज यह है कि जिन लोगोंका अिसमें नुकसान हुआ है अुन लोगों को सहायता पहूंचाने के लिये गव्हर्नमेंट ने फौरन पांच हजार रुपये नगदी अिमदाद देने के लिये मंजूर किये हैं। और दो हजार रुपये झोंपडियों की लकडियों के लिये मंजूर किये हैं। वहां अिमदाद देने का काम शुरू कर दिया गया है। अिस काम के करने के लिये वहां के लोगों की अेक कमिटी (Committee) भी बनाअी गअी है। और जो भी अिमदाद की जरूरत होगी वह गव्हर्नमेंट की तरफ से बराबर की जायेगी। अब अिसके लिये तशवीस की जरूरत नहीं है। गव्हर्नमेंट का अिस तरफ पूरा ध्यान है। यहां पर अिस पर बहस होने का अदालती राय पर असर हो सकता है अिस लिये जब यह मामला सबज्युडिस (Subjudice) होगया है और अदालत के सामने आचुका है तब अिसपर यहां बहस होना मुनासिब नहीं है।

* شری اے - راج ریڈی :— مسٹر اسپیکر سر - امر زیر انفصال عدالت کے عذر پر نظام آباد کے فرقہ واری کشیدگی کے واقعات پر یہاں بحث نہیں ہوسکتی - ایسی بحث اودھر سے کی جا رہی ہے - آنریبل منسٹر صاحب یہ بتا رہے تھے کہ پولیس نے رپورٹ پیش کردی - اور عدالت نے اپنے عدالتی ذھن کو منعطف کرکے بعض کو ریمانڈ اور بعض کو رہا کیا اس لحاظ سے ۱۹۰ - بی کے تحت کاگنیسنس (Cognizance) لیا جانا متصور ہوگا وغیرہ وغیرہ - یہ بحث کی جا رہی تھی - لیکن سوال یہ ہے کہ انسیڈنٹ یا واقعہ جو ہوا اس کے تعلق سے ممکن ہے کہ مختلف جرائم کے تحت مختلف اشخاص کے تعلق سے پرچے چاک کئے گئے ہوں لیکن اچھا ہوتا اگر آنریبل منسٹر یہ بتاتے کہ یہ کونسے جرائم کے تحت ہیں - دوسری چیز یہ کہ دفعہ ۱۴۴ کو انسدادی بتلارہے تھے - لیکن یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کیونکہ یہ عدالت کے اصول کے تحت نہیں ہے - یہ بتلایا جاتا کہ اب تک چالان پیش ہوا ہے یا نہیں - معلوم یہ ہوتا ہے کہ یف - آئی - آر - کو آپ چارج شیٹ سمجھکر اور اس کو چاک کرنے یا اس سلسلہ میں کسی ملزم کے حاضر ہوکر چھوٹ جانے کو انتظامی عدالت کی کارروائی سمجھ رہے ہیں - اسکے تحت پوری تفتیش ہوگی - لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل منسٹر کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی چالان پیش نہیں ہوا ہے - ابھی تفتیش جاری ہے اور ملزمین جو لائے گئے ہیں یا تو انہیں ریمانڈ کیا گیا یا رہا کیا گیا ہے لیکن اچھا ہوتا اگر یہ بتلایا جاتا کہ کس خاص مقدمہ میں ان کو لایا گیا -

قطع نظر اس کے میرا یہ کہنا ہے کہ اب تک اس میں کوئی چالان پیش نہیں ہوا ہے اس لئے کوئی جوڈیشل پروسیڈنگس آغاز ہی نہیں ہوئی ہیں - دوسرا اہم سوال یہ ہے اور اب میں یہ تمثیل دینا چاہتا ہوں کہ ملکی و نان ملکی اجیٹیشن کے سلسلہ میں یہاں ایک زبردست گڑبڑ ہوئی تھی - اس پورے واقعہ کے متعلق پبلک اوپینین کا لحاظ کرتے ہوئے ایک جوڈیشل کمیشن قائم کیا گیا - پی - جے - ریڈی صاحب جج کو اسکی تحقیقات کے لئے مقرر کیا گیا تھا - وہ پورا واقعہ جو کچھ گذرا تھا فائرنگ یا لاٹھی چارج - اس پورے واقعہ کی تحقیقات کے لئے عدالتی حکام کو مقرر کیا گیا - فرض کیجئے کہ اس مسئلہ کی تحقیقات ہوتی رہتی اور یہاں پر اس مسئلہ کے تعلق سے کوئی اڈجرنمنٹ موشن لاتے اور اس کے تعلق سے سب جوڈس (*Subjudice*) کا سوال اٹھتا تو میں اس کو تسلیم کرلیتا - ان معنوں میں کہ وہ پورا واقعہ سب جوڈس ہے - وہ پورے کا پورا واقعہ ایک ہے - اور اس کا نتیجہ زیر تصفیہ عدالت ہے تو ایسی صورت میں ہم یہ کہہ سکتے تھے - لیکن اگر اس اصول کو لمبا چوڑا کیا جاکر یہ کہا جائے کہ کہیں پر بھی کوئی واقعہ ہو (جیسا کہ فرقہ وارانہ کشیدگی کا واقعہ نظام آباد میں ہوا) تو چونکہ پولیس ضابطہ کی کارروائی چیدہ چیدہ کسی مخصوص یلیا یاپلیا کے خلاف پرچہ چاک کرکے کر رہی ہے یا کوئی تفتیش ہو رہی ہے یا نہیں ہو رہی ہے محض اس لئے کہ اس واقعہ کا ایک جزو ہے اور وہ بھی ایک شخص کے تعلق سے پرچہ چاک ہوا ہے اس بناء پر اسمبلی کے فلور پر یہ کہنا کہ معزز ارکان اس گھٹنا کے متعلق جو بہت زیادہ سیاسی اہمیت رکھتی

ہے بحث ہی نہیں کرسکتے - اس لئے کہ وہ سب جوڈس ضہر ہوتا ہے - یہ بہت انوکھی بحث ہے - میں سمجھتا ہوں کہ جہاں ہمارے پارلیمنٹری پروسیجرس وغیرہ اس تھوڑے سے وقت میں دستیاب ہوسکے ان میں کہیں اس قسم کا عذر اٹھایا ہی نہیں گیا اس وجہ سے اس کی کوئی خاص فائنڈنگ مجھے نہیں ملی اور بظاہر یہ ایک ایسی چیز ہے جس پر آج تک کوئی شخص بھی ایسا عذر نہ اٹھایا ہوگا -

یہ پورا مسئلہ بالکل صاف ہے اور وہ یہ ہے کہ کوئی امر جو زیر تصفیہ عدالت ہے اس امر کو اگر ہم انٹیسیپیٹ (Anticipate) کریں اور اس فلور پر اس کے بارے میں پراز اینڈ کانس (Pros and Cons) کہتے رہیں تو اسکی وجہ سے کورس آف جسٹس متاثر ہوسکتا ہے - لیکن یلپا یا پلپا کا معاملہ ہے کہ کس دفعہ کے تحت پرچہ چاک ہوا - اور اس اسمبلی کو اس سے تعلق نہیں ہے کہ کس سے کونسا جرم سرزد ہوا - پولیس نے غلط چالان کیا یا صحیح چالان کیا - اس سے ہمیں تعلق نہیں ہے لیکن اس واقعہ کے تعلق سے کوئی شخص یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ہمارا اتنا بڑا انتظام ہوتے ہوئے کوئی بہت بڑا واقعہ ہوا اور واقعہ کے تعلق سے انسدادی تدابیر اختیار نہیں کی گئیں اور معزز ارکان اس مسئلہ کو سیاسی اور انتظامی طریقہ سے مجموعی طور پر غور کرکے ٹریژری بنچس کو اپنی رائے سے مطلع کرنا اور اونہیں مشورہ دینا چاہتے ہیں - اس کا تعلق کسی طرح بھی اس کارروائی یا کارروائیوں سے نہیں ہے جس کا آنریبل منسٹر ذکر فرما رہے ہیں اور نہ اون کارروائیوں کا اس مباحثہ میں کہیں ذکر آئیگا کیونکہ اس سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے - اگر آپ اڈجرنمنٹ موشن ملاحظہ فرماتے تو یہ معلوم ہوتا کہ گورنمنٹ نے یا محکمہ متعلقہ نے اس واقعہ کے تعلق سے بروقت کیا انتظام کیا - انسدادی تدابیر اختیار کیں یا نہیں کیں اور اگر نہیں کیں تو کیوں نہیں کیں - کیا آئندہ اس واقعہ کے پھیلنے کا اندیشہ ہے یہ سب اس میں ہے - اس طرف کے آنریبل ممبرس اور ایسے صاحبین جو اس کے پوٹنشیالیٹیز (Potentialities) سے واقف ہیں جانتے ہیں کہ کیا یہ واقعہ وہیں ختم ہوگیا اور گورنمنٹ کی جانب سے جو انتظامات کئے گئے وہ کافی ہیں یا نہیں کیونکہ یہ ایک سیاسی اور انتظامی مسئلہ ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے ان پر بحث کی تو کسی طریقہ سے انصاف جو وہاں ہونے والا ہے اس پر اثر نہیں پڑا - اس لحاظ سے میں اس کو ایک عذر لنگ کہے بغیر نہیں رہ سکتا اور یہ بھی میں کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اگر اس قسم کی کوئی رولنگ دی جائے کہ اسمبلی اس گھٹنا پر کوئی ڈسکشن نہیں کرسکتی تو اس وجہ سے کہ ہر گھٹنا میں پرچہ چاک ہوتا ہے تو اوس سے عملاً (پراکٹیکلی) یہ نتیجہ نکلے گا کہ کسی مسئلہ پر ارکان بحث نہیں کرسکتے کیونکہ ہر وقت یہ کہا جائیگا کہ ہمارے پولیس والے ہیں - انہوں نے پرچہ چاک کیا ہے - اگر یہ رولنگ دی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ تقریباً ۹۰ فیصد اڈجرنمنٹ موشنس کا منشا فوت ہو جائیگا - اس لحاظ سے میرا خیال ہے کہ یہ عذر صحیح نہیں ہے اور مسئلہ بہت اہم ہے - اس میں کوئی چیز ٹریژری بنچس کو چھپانا نہیں ہے اور دراصل اس کا کنسرن (Concern) صرف ٹریژری بنچس ہی سے نہیں ہے بلکہ ذمہ دار اراکین جو اس اسمبلی میں تشریف فرما ہیں اون سے بھی ہے وہ اپنے

خیالات اور اندیشے ظاہر کریں گے اور مشورہ دیں گے - صرف اس مسئلہ پر پوری طرح ڈسکشن ہونی چاہیئے - اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ ٹریژری بنچس اس رزولیوشن کو ویلکم Welcome کریں گے اور اگر اس بارے میں کوئی غلط فہمی ادھر کے ارکان میں ہے تو ادھر سے اس کو دور کرنے کی کوشش کی جائے گی - اس لئے میں اسپیکر صاحب سے ونتی کرتا ہوں کہ اس کو اڈمٹ کریں -

مسٹر اسپیکر :- اس اڈجرنمنٹ موشن کو پیش کرنے میں موور کا کیا منشا ہے معلوم ہونا چاہئیے - کیونکہ اس کو اس طریقہ پر رکھا ہے کہ چار سو مکانات جلے - ان کا نقصان ہوا - یہ ہوا اور وہ ہوا - یہ ساری چیزیں بتلائی گئی ہیں -

شری سید اختر حسین :- جناب اسپیکر صاحب - اس تحریک التوا کو پیش کرتے وقت جو چیز میرے ذہن میں تھی اور اس وقت بھی جو چیز میرے سامنے ہے وہ بنیادی طور پر صرف یہ ہے کہ نظام آباد میں جو واقعات پیش آئے اس میں حکومت کی انتظامی مشنری خاص طور پر پولیس کی انتظامی مشنری کو جس طریقہ سے متحرک ہونا چاہئیے تھا وہ نہیں ہوئی -

دوسری بات یہ ہے کہ سرکاری اعلان میں جو اعداد و شمار دئے گئے ہیں ان کے مقابلے میں جب ہم نے اپنی آنکھوں سے وہاں جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ بہت زیادہ نقصانات اور تباہی وہاں آئی ہے - اس لئے میں نے یہ ضروری سمجھا کہ ایوان میں اس پر بحث کی جائے - اور جو مبینہ واقعہ پاکستانی جھنڈے کے لہرانے کا ہوا ہے اس کی سب لوگ متفقہ طور پر مذمت کرتے ہوئے اس پر بحث کریں - اسکی چھان بین اور تحقیقات حکومت کی جانب سے کروائی جائے اور اس سلسلہ میں جو خاطی پائے جائیں انہیں سزا دیجائے - لیکن میں یہ بھی عرض کروں گا کہ اس وقت جو حالات پیش ہیں اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ پرچہ چاک ہوچکا ہے تو میرا مقصد یہ نہیں کہ اس کے عدالتی پہلو کو زیر بحث لایا جائے بلکہ بنیادی طور پر حکومت کی جو غفلت ہے اور پولیس کی جو غفلت رہی ہے اسکی طرف توجہ دلانے اور وہاں کے امن عامہ کو بحال کرنے کے لئے میں نے یہ قرار داد پیش کی ہے -

The Advocate General (Shri N. S. Raghavan): Mr. Speaker, Sir I deem it my duty.........

Shri V. D. Deshpande (Ippaguda): Will the hon. Speaker introduce the gentleman who has just risen to speak ? (Laughter)

Mr. Speaker : He is the Advocate General of our State and under the Constitution he is entitled to speak in the House.

"Except as hereinafter provided any Presidency Magistrate, District Magistrate or Sub-Divisional Magistrate and any other Magistrate specially empowered in this behalf may take cognizance of any offence...."

It is not so much the individual, but it is the offence committed on a particular occasion of which the Judge is going to take cognizance. Once he takes cognizance of that offence, he is immediately seized of the jurisdiction and the matter becomes *sub-judice.*

I should say that it would be a great danger for us to step into this field, when we know it for a fact that this matter is *sub-judice* with a view to avoid all controversy, it would be much better not to step into this field. We have been seeing so many cases where proceedings have been taken by courts on various occasions. If there is any doubt at all, in this case it may be on this point: whether judicial proceedings have been started or they have yet to commence. An hon. Member was referring to a particular situation where it would appear that the judicial proceedings would be deemed to have commenced only when a challan or charge-sheet is filed. My respectful submission is that such a view is not correct. In this connection, I invite the attention of the hon. Member to an observation made in the Calcutta High Court by Justice Stephens and Justice Carunduff relating to this very matter:

"Taking cognizance does not involve any formal action or need action of any kind, but as soon as a Magistrate has sought to apply his mind to a suspected commission of an offence, he is supposed to have taken cognizance of this offence".

In this particular case, we have advanced a step further. It is not simply a question of suspecting the commission of

an offence. An offence has been committed and the Magistrate has taken cognizance of the offence. He gets seized of the whole case and his jurisdiction to bring everybody concerned with the commission of offence to justice is nowhere restricted. It may be individual A or individual B; he may be a known or an unknown person. When an offence is committed, the Court is competent to take cognizance and bring the offender to book. In this connection, my respectful submission, without going further into the details, because I do not want to unnecessarily enter upon te hnicalities, is that our own High Court has explained the meaning of the words 'taking cognizance'. These words have not been defined anywhere, and there fore we have to fall back upon the interpretation and observations made by the various High Courts. According to our High Court, these words mean, in their particular and literal sense, taking notice of an offence and would include intention of initiating judicial proceedings against the offender in respect of the offence, or taking notice to see whether there is any basis for initiating judicial proceedings or for other purpose. My respectful submission is that the Court in this particular case has applied its mind and has exercised its jurisdiction and allowed certain persons bail or disposed of certain matters relating to the grant of bail and various other matters.

True it is, there has been some controversy about this; and several opinions have been expressed by different High Courts. But my submission is that by judicial proceedings the Magistrate has taken cognizance of the case and it is in the interests of all and in order to avoid all controversy, it is better not to proceed further and discuss anything lest we place ourselves in an awkward position.

Thank you very much.

***Shri V. D. Deshpande :** I have patiently heard the arguments of the Advocate-General.

I again plead with you, Sir, that the Adjournment Motion which has been given notice of was intended to discuss the particular situation that has arisen in Nizamabad in its general aspect. It is not intended that the discussion should relate to any particular individual or individuals against whom we want any action to be taken.

We feel that the incident that took place there is of a serious nature and affects public interests. It calls for immediate attention. Deliberations by the Supreme Deliberative Body of the State are absolutely necessary. In our secular State, it is our responsibility to see that the various communities remain at peace ; and, if, due to any happening, public peace is threatened or disturbed, we should be able to immediately deliberate over the situation and give our suggestions so as counter-act any incidents that may follow or come out of that particular happening. From this particular aspect, we feel that the happenings at Nizamabad should be discussed.

In general, the whole matter can be dealt with, with a view to suggest measures so that such incidents threatening peace may be avoided ; with a view to suggest that on its general aspect, a judicial enquiry may be ordered as had been done in the Police Firing Case ; with a view to suggest that some immediate relief may be given ; with a view to suggest that certain peace Committees may properly be constituted not only at the place where the incidents occured but also in the Hyderabad City and such other places where such a situation is likely to develop ; and with a view also to suggest that, if any enemy agents of provocators are behind these incidents, proper action should be taken against them. These are all the matters that I desire to put before the House.

These aspects have nothing to do with the particular case or cases that are being dealt with by the Police. These are the aspects upon which the House could deliberate without in any way incurring the displeasure of the Court as suggested by the Advocate-General. I feel the House is conscious of its duties and responsibilities ; and hon. Members know what is good at law and what is bad at law. We are legislators and we know how to deal with the problem.

I feel that this particular incident at Nizamabad is of public interest, in which not only we here are concerned but the whole of India is concerned. Our relations with our neighbouring States are concerned in these happenings. We, the Supreme Deliberate body of the State, should not keep quiet at this juncture over such happenings in the State. We should discuss and suggest necessary measures in this regard.

I, therefore, plead that the House should be allowed to discuss this matter so as to suggest ways and means to deal with the situation that has been developing.

Mr. Speaker : Much time is being taken up for this discussion.

Shri V. D. Deshpande : Because the matter is more important, more time is necessary.

شری کے - وینکٹ رام راؤ (چنا کنڈور) :— مسٹر اسپیکر سر - یہ کہا جارہا ہے کہ چونکہ پرچہ چاک ہوچکا ہے اس لئے یہاں کارروائی نہیں ہوسکتی - میں یہ بات ایوان کے ملاحظہ میں لانا چاہتا ہوں کہ ہر ایک لائر جو کرمنل سائیڈ میں پراکٹس کرتا ہے جانتا ہے کہ ضابطہ فوجداری کے تحت پرچہ چاک کئے بغیر پولس کسی ملزم کے خلاف تفتیشی کارروائی کا آغاز نہیں کرسکتی - پرچہ اس لئے چاک کیا جاتا ہے کہ پولس کے علم میں جو اطلاع ملی ہے اس میں آئندہ کوئی کمی بیشی نہ کی جائے - اور اس طرح ملزم کے حقوق متاثر نہ ہوں - اس کے بعد پولس شہادت فراہم کرکے چالان پیش کرتی ہے - یا شہادت کے فراہم نہ ہونیکی صورت میں مختتم رپورٹ پیش کرتی ہے - اس طریقہ سے ایک مسئلہ عدالت کے اختیار سماعت میں آنے کے بعد پولس کو اختیار حاصل ہے کہ وہ اس کارروائی کو واپس لے تاوقتیکہ چالان پیش نہو اور اڈجوڈیکیشن آغاز ہونیکا اسٹیج (Stage) نہیں آتا - اڈجوڈیکیشن اس وقت آغاز ہوتا ہے جب عدالت کے سامنے شہادت پیش کی جاتی ہے - چالان پیش کئے بغیر کوئی شہادت پیش نہیں کی جاسکتی - یہاں رول میں اڈجوڈیکیشن کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں - اڈجوڈیکیشن کا جو اسٹیج ہے وہ اسٹیج ابھی نہیں آیا ہے - اس سے پہلے ہی ہم یہاں اس کے متعلق بحث کررہے ہیں -

ایک اور چیز میں ایوان کے سامنے لانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ نظام آباد کا شرمناک واقعہ جو وقوع پذیر ہوا ہے اس سلسلے میں سب جوڈس (Sub-judice) کے نام پر ہماری زبان بند کرنے کی کوشش کی جارہی ہے - لیکن اسی نظام آباد کے واقعہ سے متعلق ہر اخبار نے اڈیٹوریلس لکھے ہیں - اگر آنریبل اسپیکر اجازت دیں تو میں یہ کہوں گا کہ اسی اصول سب جوڈس کے لحاظ سے جملہ اخبارات کنٹمپٹ آف کورٹ (Contempt of Court) کے مرتکب ہوئے ہیں - لیکن اس پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی اس لئے کہ وہ قانون کی زد میں نہیں آسکتے اور یہاں اسمبلی میں اس واقعہ پر چرچا کرنے سے ہماری زبان روکی جارہی ہے . . . .

مسٹر اسپیکر :— اگر اخباروں نے ایسا کیا ہے تو اس پر کارروائی یہاں نہیں ہوگی - اگر اخباروں نے قانون کی خلاف ورزی کی ہے تو ان کے خلاف جو کارروائی ہونی ہے وہ ہوگی -

شری کے - وی - رام راؤ :— اس سے قبل دھرم ساگر کا واقعہ ہوا تو اس وقت اڈجورنمنٹ موشن پیش کرنے کی اجازت دی گئی اور اس پر چرچا کی گئی - ہم نے اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے اس پر ڈسکشن کیا - لیکن اب یہ شبہ ظاہر کرنا کہ - ہم کسی زید بکر کے خلاف کہنے والے ہیں یا کسی اور کے خلاف کچھ کہنے والے ہیں یہ اندیشہ درست نہیں ہے - اس سے قبل دھرم ساگر کے اڈجورنمنٹ موشن کو الو(Allow)

کیا گیا ہے - اس پر بھی چالان پیش ہونے سے قبل ڈسکسن ہو گئے - ہم بھی ہم اس واقعہ پر ڈسکشن کرسکتے ہیں - اس لئے میں آنریبل اسپیکر سے نہایت ادب سے یہ عرض کرونگا کہ یہ نہایت اہم واقعہ ہے - حیدرآباد کیا بلکہ پورے ہندوستان کی جنتا اس کو جاننا چاہتی ہے - میں امید کرتا ہوں کہ ہاؤس کے حقوق کو محفوظ رکھتے ہوئے مسٹر اسپیکر ایجورنمنٹ موشن کو الو (Allow) کریں گے -

Mr. Speaker: The point is that under Rule 101, (7) the motion shall not deal with any matter which is under adjudication by a court of law having jurisdiction in any part of India. That is the reason why I ask the particular question: "What matter is under adjudication?" That is the particular point on which I require clarification.

یہ بتلایا گیا ہے کہ ہم واقعات کے بارے میں کوئی بات کہنا نہیں چاہتے - یہ بھی کہا گیا کہ یہاں کوئی ایسی تقریر نہوگی جس کی وجہ سے عدالت کی کارروائی متاثر ہو - بحث یہ کی جارہی ہے کہ ہم گورنمنٹ پالیسی کو کریٹیسائیز کرنا چاہتے ہیں - یہ سوال ہے کہ یہ مسئلہ سب جوڈس ہے یا نہیں ؟ پائینٹ صرف اس قدر آتا ہے - میں نے اس لئے یہ سوال کیا تھا کہ پالیسی آف دی گورنمنٹ کے بارے میں کیا کوئی ایساامکان ہے کہ عدالت اس کا تصفیہ کریگی -

منسٹر فار ایجوکیشن اینڈ لوکل گورنمنٹ (شری گوپال راؤ اکبوٹے) :- اسپیکر سر - میں دو چیزوں کی جانب عالی جناب کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں - جو واقعات ہوئے ہیں جو لوٹ ہوئی یا گھر جلائے گئے عدالت نے ان واقعات کا کگنیزنس (Cognizance) لیا ہے - (۱۹۰) بی کے تحت یہ مسئلہ نہیں آتا - کسی خاص شخص کے تعلق سے کسی افنس کا کگنیزنس ہو تو اس کے بارے میں جو ٹرمنالوجی یا فرنا لوجی استعمال کی گئی ہے اس میں

transactions involving offences of a criminal nature

یہ فریز استعمال کیا گیا ہے - یہ کاگنیزنس ہوتا ہے - ضابطہ فوجداری کے دفعہ (۱۵۷) کے تحت پولیس پر یہ ذمہ داری عائدہوتی ہے کہ وہ کاگنزیبل آفنس کی رپورٹ دے - دفعہ (۱۵۹) کے تحت مجسٹریٹ کے پاس فسٹ انفرمیشن رپورٹ آتی ہے - اس پر قانون کے لحاظ سے مختلف ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں - وہ تین احکام دے سکتا ہے یا تو وہ خود انکوائیری کرسکتا ہے - یا کسی کو ڈیپیوٹ کرسکتا ہے یا پولس کے انوسٹیگیشنس پر ایک جنرل کنٹرول رکھکر عام طور پر اسکی تفتیش کرسکتا ہے - اس تفتیش میں یہ لازمی نہیں ہے کہ جو شخص مرتکب جرم کی حدتک ظاہر کیا گیا ہے اسی کی حدتک تفتیش کو محدود رکھاجائے یہ فریز - Transactions of a criminal nature

جو سوالات پیش کئے گئے ہیں - یہ ہوسکتا ہے کہ گورنمنٹ کی پالیسی ڈسکس کرتے وقت جیسا کہ آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے کہا اور جس کی انہوں نے پانچ چھ مثالیں دیں یک صراحت انہوں نے یہ بتلائی کہ وہ یہ بتلانا چاہتے ہیں اور مشورہ دینا چاہتے ہیں کہ ایجنٹ کون ہیں فلاں ایجنٹ ہیں اس میں فلاں پولیٹیکل پارٹی ہے) ایسی بات پیدا ہوسکتی ہے یہ راست طور پر

gross interference of administration of justice.

ہے - یہ صحیح ہے کہ ہم اسٹیٹ لسٹ کی حدتک سپریم لیجسلیٹیو باڈی ہیں - لیکن کسی ایسی بات کی تصفیہ کرنے کے مجاز نہیں ہیں جس کا تصفیہ عدالت سے ہونے والا ہے یا جو سب جوڈس میٹر ہو - فسٹ انفرمیشن رپورٹ پیش ہو جانے سے عدالت کو اختیار سماعت حاصل نہیں ہوتا اس قسم کا بیان جائز نہوگا -

عدالت ہی اس کا تصفیہ کریگی کہ فی الواقعی کوئی میاٹر (Matter) سبجوڈیس (Subjudice) ہے یا نہیں - جیسا کہ ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ ہم اس کی ذمہ داری کیوں لیں - میں تین چار نظائر کی جانب عالی جناب کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں - ۱۹۳۹ الہ آباد - ۱۹ ، رنگون - ۱۹۵۳ تریبونہ صفحہ ۱ - یہ چند رولنگس ہیں جن کی طرف ایوان کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں -

transaction involving the offences of criminal nature

یہ پورا ہوتا ہے تو وہ معین ہونا ضروری نہیں ہے -

Magistrate whole and sole authority

اور تمام لوگ جو مرتکب جرم ہوسکتے ہیں یا جنکا تعلق ہوسکتا ہے وہ سارے مجسٹریٹ کے کنٹرول میں آجاتے ہیں -

If the discussion is calculated to interfere in the administration of justice.

یہ بالکل سنیشینٹ ہے - آپ پولس ڈپارٹمنٹ کو مشورہ دینا چاہتے ہیں - آپ یہ سمجھتے ہیں کہ جو تدابیر اختیار کئے گئے ہیں وہ معقول نہیں ہیں لیکن وہاں جو ٹرائیبیونل ہے اس کے کام میں ظاہر ہے کہ اس سے انٹرفیرنس (Interference) ہوگا - خاص طور پر لیڈر آف دی اپوزیشن نے جو چیزیں کہی ہیں وہ ایسی ہیں کہ

They will certainly amount to interference in the administration of justice.

ایک وکیل ہونے کے ناتے ہمیں اس چیز کو خاص طور پر ملحوظ رکھنا چاہئیے کہ کوئی لیجسلیچر اسکی دوری سے بھی کوشش نہ کرے - قانون کو عمل میں لانے کے سلسلہ میں دوری سے بھی کسی قسم کی مداخلت نہیں ہونی چاہئیے - بلکہ مداخلت کا جہاں شبہ بھی ہو ایسے موقع پر لیجسلیچر کا فریضہ ہے کہ وہ اس سے دور رہے - اڈمنسٹریشن آف جسٹس (Administration of justice) کا ہاتھ بہت لمبا ہے - جہاں

گڑبڑ ہوتی ہے اور ان سوشیل یا انٹی نیشنل ایلمنٹس گڑ بڑ مچاتے ہیں تو وہ عدتھ ان پر پڑسکتے ہیں ۔ عدالتوں پر ہم کو بھروسہ کرنا چاہیئے ۔ ہمارے ڈسکشن سے یقیناً انٹرفیرنس ان دی اڈمنسٹریشن آف جسٹس ہوگا ۔ لیڈر آف دی اپوزیشن کو مینٹیننس آف لا اینڈ آرڈر میں دلچسپی ہے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم کو دلچسپی نہیں ہے ۔ ایسی بات نہیں ہے کہ اس کو دبانے کی کوشش کی جارہی ہے ۔ لیکن بات یہ ہے کہ یہ بنیادی اصولوں کے خلاف ہے کہ اڈمنسٹریشن آف جسٹس میں کسی قسم کی مداخلت کرنے کی طرف راغب ہوں ۔ ہمیں اس راستے پر نہیں جانا چاہئے ۔ اس لئے میں ایوان سے اپیل کروں گا کہ کسی ایسی مداخلت سے احتراز کریں جس سے بالواسطہ یا بلا واسطہ اثر پڑتا ہو ۔ یہ تو کہا جاسکتا ہے کہ پولیس نے یہ نہیں کیا وہ نہیں کیا ۔ یہ کہنا آسان ہے لیکن اسکا تصفیہ ہم نہیں کرسکتے ۔ اسکا تصفیہ تو عدالت کریگی ۔ اس بارے میں ڈسکشن کرنا کنٹمپٹ آف کورٹ (Contempt of Court) میں آتا ہے ۔ اسکی ذمہ داری میں نہیں سمجھتا کہ لیجسلیچر کو لینی چاہئے ۔ اس لئے میں ادباً عرض کروں گا کہ اس کام کو عدالت پر چھوڑ دیجئے ۔ کیوں کہ ہمارے دلوں میں عدالت کا کافی احترام ہے ۔

श्री. व्हि. डी. देशपांडे :—मैं अेक बात का खुलासा करना चाहता हूं। अेजंट प्रोवोकेटर्स का जो लब्ज मेरी तकरीर में आया वह मुल्क के अंदर कौन से अैसे मामलों में अेजीटेशन करते हैं अुनके सिलसिले में अिस्तेमाल किया गया था। निजामाबाद के अिस वाक्ये के किसी शख्स की तरफ अुसका अिशारा नहीं था और न बहस में अुसका जिक्र करने का अिरादा है। अब रह गया सवाल कि लेजिस्लेटर्स के नाते हमारा जुडिशियरी से कोअी ताल्लुक नहीं है। मैं कहूंगा कि रोजाना लॉ से हमारा ताल्लुक है। अैसी हालत में जो आर्ग्यूमेंटस पेश किये हैं वह ठीक नहीं है अैसा मेरा ख्याल है और अिसलिये अिस मामलेपर आप बहस की अिजाजत दें अैसी मेरी दरख्वास्त है।

Mr. Speaker : We are not discussing that point.

شری گوپال راؤ اکبوٹے :— رزولیوشن پالیسی کے بارے میں نہیں ہے ۔

مسٹر اسپیکر :— الفاظ یہ ہیں کہ

The point I would like to ask the Advocate General is : Uner Rule No. 101 (7) the motion shall not deal with a matter which is under adjudication of the Court of Law ; but the question is whether the policy of the Government is likely to be a matter of adjudication before the Court ?

Shri Gopal Rao Ekbote : The motion will have to be taken as a whole or dropped as a whole.

Mr. Speaker : "The communal tension is spreading to the other areas of the District as Armoor, etc., due to the callousness of the administration."

اوپر انہوں نے یہ کہا ہے کہ

" The deplorable incidents have taken place because of the failure of the police officials on the spot to check up the goondaism in time"—This is one point for consideration. The other point relates to the "callousness of the administration."

The Deputy Minister for Public Works & Labour (Shri M. S. Rajalingam) : It cannot be a matter of policy. Sir. At the most, it might be an irregularity which could be corrected.

Mr. Speaker : I only wanted the Advocate-General to clarify the position. (*Laughter*).

" Callousness of the administration " and " failure of the Police officials on the spot to check up the goondaism in time "—these are the words mentioned in the notice of the adjournment motion.

Shri Gopal Rao Ekbote : There are also other allegations.

Mr. Speaker : In case I give permission, I will do so only with certain limitations.

Shri Gopal Rao Ekbote : In such an event, only the main motion will have to be discussed, and not the amended one.

Mr. Speaker : The House will discuss the Motion under the limitations that may be put by me.

Shri Gopal Rao Ekbote : The adjournment motion will be discussed in toto.

Mr. Speaker : It will not be discussed in toto.

Shri Gopal Rao Ekbote: I would like to know, Sir, whether the House has a right to amend the Motion put before it.

Shri A. Raj Reddy : There is no question of amending the motion. The Speaker is always entitled to put limitations, if he so desires.

Shri M. S. Rajalingam : I think, we cannot discuss the policy.

Shri Srinivas Rao Ekhelikar : I should like to make one point clear.

Mr. Speaker : I now call upon the Advocate General to give clarification on the points mentioned by me.

Shri N. S. Raghavan : The Motion for Adjournment reads as follows :

" On the date of 15th August, 1954 a communal disturbance has taken place at Nizamabad proper resulting in the loot and arson of hundreds of houses of a community. Persons numbering more than 400 have been grievously injured. These deplorable incidents have taken place because of the failure of the Police officials on the spot to check up the goondaism in time. The situation is not yet under control. Nine more houses and some shops had been set fire on 16-8-1954, even after the curfew was imposed. This communal tension is spreading to the other areas of the District as Armoor, etc., due to the callousness of the administration".

Incidentally, Sir, I would like to invite your attention to Rule No. 101(7) of the Hyderabad Legislative Assembly Rules which says that " the motion shall not deal with any matter which is under adjudication by a Court of Law having jurisdiction in any part of India. " Under the guise of discussing the policy of the Government, we will not be entitled once again to go into the incidents that have taken place. The language used in the motion is : " More than 400 have been grievously injured ", " callousness of the administration " and so on and so forth. All these are matters that can be decided by the Learned Magistrate. He will decide whether the callousness was on the part of the prosecution, *i.e.*, police, and the truth or otherwise of the fact that so many persons have been injured.

Mr. Speaker : Permission will not be granted to discuss these matters in the House.

Shri S. N. Raghavan : It is not a question of policy....

Mr. Speaker : Permission will not be given to discuss the merits of the case in the House.

Shri N. S. Raghavan: Incidentally, when one speaks about the policy, he may get into the facts enumerated in the motion itself. 'Policy' in this particular case means, what is going to happen, the question of divulging facts, the question of getting the necessary data etc., and before we lay down a particular policy, what about those persons who have to be dealt with ? That is why, I said we cannot enter by the

backdoor. The best thing. under the circumstances is to eliminate the words mentioned by me above.

Mr. Speaker : Is it necessary to decide in the judgment whether there was any callousness on the part of the police ?

Shri. N. S. Raghavan : Yes. Sir. It will be necessary, because, in course of time, suppose the Learned Magistrate comes to the conclusion that there has been callousness on the part of the police, and that they were not doing their duty properly etc. All those points may be decided by the Learned Magistrate.

Mr. Speaker : Judgment that effect will also be given—Is it not ?

Shri. N. S. Raghavan : He can give the judgment. He may come to the conclusion whether the police did act properly ; whether the prosecution is justified in prosecuting the persons, because all these are matters of controversy.

श्री. श्रीनिवासराव अेखेलीकर :—में अेक पाअिंट को वाजे कर देना चाहता हूं। मोशन का असली हिस्सा जिसमें वाक्यात के अलावा " Failure of the Police Administration to cope up with the situation " यह जो पाअिंट है यह अेडजुडिकेशन आफ दि कोर्ट (Adjudication of th Court) के तहत कैसे आता है अुसको मैं वाजे करना चाहता हूं। पुलिस की तरफ से गफलत हुअी, वक्त पर पुलिस कंट्रोल (Control) नहीं कर सकी वगैरा चीजें मोशन में कही गअी है। अुसके जवाब में मुझे यह बताना पडेगा कि किस तरह से पुलिस की तरफ से गफलत नहीं बरता गअी और साथ साथ बीच बीच में जो प्रोवोकेशन (Provocation) के फैक्टस (Fa ts) हुअे हैं जिनकी वजह से अितनी शिद्दत हुअी अुनको भी बताना पडेगा। बीच में जो वाक्यात हुअे हैं वे खुद अेडजुडिकेशन ऑफ दि कोट (Adjudication of the Court) के तहत आयेंगे। अदालत के सामने ये वाक्या होंगे और वहां प्रोवोकेशन (Provocation) हुआ या नही जिसके बारे में आफेन्स (Offience) और डीफेन्स (Defence) होगा। ये सारी चीजें वहां आयेंगी। लेकिन पुलिस से गफलत हुअी या नहीं जिस पर बहस करते वक्त अुसके जवाब में अगर में वाक्यात का जिक्र करूं तो कोर्ट के सामने कंटेप्ट ऑफ कोर्ट (Contempt of Court) के तहत आना पडेगा। और अगर जवाब न दूं तो में अपना फर्ज अदा नहीं कर सकूंगा। आखिर में यह कहूंगा कि मैं खुद मौके पर जाकर आया हूं, और मै सारी चीजें जानता हूं। आप अगर कुछ सजेशन्स (Suggestions) देना चाहते हैं तो आपके सजेशन्स (Sugg stions) बाहर भी वेलकम (Wel Come) किये जायेंगे, अिसमें अैसी, कौनसी बात है ?

Shri M. S. Rajlingam : If you will permit me, Sir, I want to deal with another aspect of the question. Presuming for a

moment that the discussion is going to be limited only to the policy of the Government, I am sure, hon. Members are aware that the policy of the Government in the past had been secular and it is wedded to that policy even now ; and it will scrupulously follow it in future, too. Besides, Government's attitude in this matter has been made very clear by a Notification issued today and, I believe, it has appeared in the Press. Under the circumstances, I fail to understand what some Members mean exactly by saying that they want to discuss the policy of the Government in this matter. I am afraid, discussion of this subject in the House will have far-reaching repercussions ; it may even prejudice the Court itself ; and above all, it is not in the general interest.

* شری اے۔ راج ریڈی :— مسٹر اسپیکر سر۔ مجھے کچھ زیادہ کہنا نہیں ہے۔ دو تین چیزیں عرض کروں گا ۔ بہت افسوس کے ساتھ مجھے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ ایڈوکیٹ جنرل صاحب منسٹر صاحب اور دوسرے صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ اس سلسلہ میں تحقیر عدالت کا سوال آرہا ہے ۔ مجھے تعجب ہے۔ آرٹیکل (۱۹۴) کے ضمن (۲) کو پڑھنے کے بعد معلوم ہوگا کہ اس ایوان کے فلور پر ایک ممبر جو کچھ کہے اس بارے میں کسی عدالت کی تحقیر کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔ ایک رکن جو کچھ اس فلور پر کہتا ہے اوس سے تحقیر عدالت کا سوال پیدا نہیں ہوسکتا ۔ ہم پر کانسٹیٹیوشن کے آرٹیکل (۲۱۱) کے تحت جو رسٹرکشنس ہیں وہ یہ ہیں کہ ہم ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ کے ججس کے کنڈکٹ پر بحث نہیں کرسکتے ۔ دفعہ (۲۰۸) کے تحت پروسیجر ریگولیٹ کرنے کے لئے جو اختیارات ہم کو دئے گئے ہیں اوس کی مناسبت سے عمل ہوگا۔ چنانچہ پارلیمنٹ میں پرانے زمانے سے یہی پروسیجر چلا آرہا ہے۔ یہ سلف امپوزڈ رولس ہیں۔ رول نمبر (۳۰) اور (۱۰۱) کے تحت اسپیچ اور اڈجورنمنٹ موشن کے تعلق سے تحدید عائد کی گئی ہے۔ اس لئے میں یہ کہوں گا کہ کسی عدالت کو کنٹمپٹ پروسیڈنگس اختیار کرنے کا سوال یہاں پیدا نہیں ہوتا نہ اسکا کوئی اختیار کسی عدالت کو ہے۔ سوائے اس کے کہ عالی جناب ان رولس کی جس طرح تعبیر کریں گے ہم اون کی پابندی ہم کریں گے ۔ عدالت کے پیش نظر اگر کوئی معاملہ ہوتو اوس کے متعلق ہمارا کیا رویہ ہونا چاہئے اوس کے بارے میں رولس بنائے گئے ہیں اوسکی پابندی ہم کرسکتے ہیں۔ اس کا تصفیہ بھی اسپیکر صاحب ہی کریں گے ۔ اس لئے میں عرض کروں گا کہ یہاں کنٹمپٹ آف کورٹ کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

مسٹر سپیکر :— میں سمجھتا ہوں کہ جو بحثیں ہوئی ہیں اون سے اڈجورنمنٹ موشن (Adjournment motion) کا منشا پورا ہو گیا ہوگا۔ (Laughter)
میں نے اس لحاظ سے ایک آخری موقع بھی دیا تھا - میرٹس کی تو بحث نہیں ہے - گورنمنٹ کی پالیسی کے بارے میں گورنمنٹ کی جانب سے جو اشورنس دئے گئے ہیں اون کے لحاظ سے اڈجور نمنٹ موشن کا بہت کچھ منشا تو پورا ہو گیا ہوگا - اڈجورنمنٹ موشن پیش ہونے کے بعد بھی ایسی ہی بحثیں ہوتی ہیں کہ گورنمنٹ یہ کرے اور وہ کرے وغیرہ وغیرہ -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—मैं यह कहना चाहता हूं कि जिसके बारे में गव्हर्नमेंट का जो अॅटिट्चुड (Attitude) है वह बहुत कॉम्पलेसेंट (Complacent) है।

مسٹر اسپیکر :— اڈجورنمنٹ موشن کی اجازت دینے کے بعد بھی غالباً آپ کا یہی خیال رہیگا (Laughter) - ایسی ہی بہت سی چیزیں آتی ہیں - میں نے کل اس پر غور کرنے کا موقع دیا - اب ان چیزوں کے لحاظ سے مجھے اس پر مکرر غور کرنا پڑیگا - البتہ ایک چیز سے میں ضرور متاثر ہوا - اڈوکیٹ جنرل نے یہ ایک سنٹنس کہا تھا کہ عدالت کے اڈجو ڈیکیشن (Adjudication) میں یا اوس کے فیصلہ میں یہ چیزیں شامل رہینگی - ایسی صورت میں یہ مسئلہ سب جو ڈیس (Sub-judice) ہے - اس لئے اس پر مجھے مکرر غور کرنا پڑیگا - کل میں اس کا فیصلہ کروں گا -

اب دوسری چیز یہ ہے کہ ایجنڈا پر آئٹم نمبر (۲) بل نمبر (۱۰) کی سکنڈ ریڈنگ کا کنٹینویشن (Continuation) ہے - میں یہ چاہتا ہوں کہ کل ہم نے جو فرسٹ ریڈنگ شروع کی تھی وہ ختم کریں پھر بل نمبر ۱۰ کی سکنڈ ریڈنگ ختم کریں اور پھر آئٹم نمبر (۳) لیں -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—मैं समझता हूं कि कल जैसा तय किया गया था वैसा ही किया जाय तो मुनासिब होगा।

مسٹر اسپیکر :— وہ کام ادھورا تھا -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—कल जो अधूरा रहा था असे वैसा ही छोड दिया जाय।

مسٹر اسپیکر :— ابالیشن آف کیشی گرانٹس کے بارے میں میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی خاص بات نہیں ہے جو فرسٹ ریڈنگ کے موقع پر کہی جائے -

کئی آنریبل ممبرس :— بہت سی چیزیں ہیں -

مسٹر اسپیکر :— امنڈمنٹس کے لئے تو میں ضرور موقع دوں گا -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—जिसके जो अमेंडमेंट्स (Amendments) हैं वह आज लिये जायें तो मुनासिब होगा। यह अेक काफी बडा और अहम बिल है। जिस बिल के लिये कम से कम दो तीन रोज लगेंगे।

مسٹر اسپیکر:— آپ کا کہنا یہ ھے کہ کل جو کام ھواتھا وہ جیسے کا ویسا ھی چھوڑ دیں اور آئٹم نمبر(۲) یعنی بل نمبر (۱۰)لیں ؟

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—हां।

شری گوپال راؤ اکبوٹے :— ایجنڈے کے لحاظ سے اگریکلچرل ڈیٹرس ریلیف بل (Agricultural Debtors Relief Bill) لیا جائے تو مناسب ھوگا۔

مسٹر اسپیکر:— اب امنڈمنٹس (Amendments) پیش ھوں گے ۔

Consideration of the Report of the Select Committee on L. A. Bill No. XV of 1953, the Hyderabad Agricultural Debtors Relief Bill, 1953.

Clause 2

Shri V. D. Deshpande: I beg to move:

"That in line 2 of item (*ii*) of sub-para (*a*) of para (6) for 'not more than 30 years before" substitute 'since 1st January, 1910 upto'."

Mr. Speaker: Amendment moved.

Shri J. Anand Rao (Sircilla-General): I beg to move: "That in lines 2 and 3 of item (*ii*) of sub-para (*a*) of para (6) for 'not more than 30 years before 30th January 1947' substitute 'since 1st January, 1910 upto the coming into operation of this Act'."

Mr. Speaker: Is this amendment not similar to that of Shri V. D. Deshpande?

Shri V. D. Deshpande: No. My amendment seeks to keep the limit from 1st January 1910 upto 1947 while that of Shri J. Anand Rao seeks to keep it from January 1910 up to the coming into operation of the Act, *i.e.* 1954.

Mr. Speaker: Amendment moved.

Shri Ch. Venkat Rama Rao (Karimnagar): I beg to move: "That in line 2 of item (*ii*) of sub-para (*a*) of para (6) for '30' substitute '40'."

Mr. Speaker: Amendment moved.

Shri K. Ramachandra Reddy: (Ramannapet): I beg to move: "That for item (*iii*) of sub-para (*a*) of para (6) substitute the following:

'(*iii*) who has been cultivating any land personally for the cultivating seasons in any two years during a period of fifteen years preceding the date of coming into operation of this Act or the repealed Act; and'."

Mr. Speaker: Amendment moved:

Shri K. L. Narsimha Rao(*Yellandu-General*): I beg to move. "That for item (*iii*) of sub-para (*a*) of para (6), substitute the following:

'(*iii*) who has been cultivating any land personally for the cultivating seasons in any two years since 1st January 1938 upto the coming into operation of this Act, and'."

Mr. Speaker: Amendment moved.

Shri K. Venkat Ram Rao: I beg to move:

"That in item (*iii*) of sub-para (*a*) of para (6)—

(*a*) in line 1: between 'cultivating' and 'land' insert 'any';

(*b*) in line 2: for 'the two years immediately', substitute 'any two years'."

Mr. Speaker: Amendment moved.

Shri Abdul Rahman (Malakpet): I beg to move:

"That in lines 3 and 4 of item (*iii*) of sub-para (*a*) of para (6), omit 'of the establishment of the Board concerned under'."

Mr. Speaker: Amendment moved.

Shri L. N. Reddy (Wardhannapet): I do not wish to move parts (*a*) and (*b*) of my amendment. I shall move part (c) I beg to move:

"That in line 4 of Explanation (1) to para (6) between 'land' and 'or' insert: 'above one family holding as declared for the local area under the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act, 1950'."

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri B. Krishnaiah (Khammam-General) *:* I beg to move:
"That after Explanation II in para (14), add the following :

'*Explanation III.*—Person performing service useful to Government or village community will be deemed to cultivate the land personally notwithstanding the fact that the land is cultivated on behalf of such persons by servants or hired labour or by tenants'."

Mr. Speaker : Amendment moved.

There is a Supplementary list of amendments. Messrs. K. Venkat Ram Rao and A. Raj Reddy are not present.

Shri V. D. Deshpande : The hon. Members were probably under the misunderstanding that there were no further amendments in their names. These lists of amendments were distributed in the House only a few minutes back. The amendments standing in the names of these Members are substantial in nature, and in view of these amendments that some of the amendments standing in the names of other Members in the original list were not moved. For instance Shri L. N. Reddy had not moved parts (*a*) and (*b*) of his amendment in view of the amendment tabled by Shri K. Venkat Rama Rao.

(At this stage Messrs. A. Raj Reddy and K. Venkat Rama Rao entered the House and took their seats).

Mr. Speaker : If the hon. Members want to move their amendments now they may do so.

Shri K. Venkat Rama Rao : I beg to move:
"That after sub-para (*b*) of para 6, insert the following para :

'(*c*) any person—

(*i*) who is indebted;

(*ii*) who is an agricultural labourer or a toddy-tapper or a shepherd or does service useful to the village community or village administration.'"

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri A. Raj Reddy : I beg to move :

"That in sub-clause (5), between 'kind' and 'whether' insert the following :

'but not time-barred'."

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri Shamarao Naik (Hingoli-General) *:* I beg to move :
"(*a*) That for para (1) substitute the following :

'(1) Agricultural labourer' means a person who earns his livelihood by engaging himself in—

(*a*) agricultural operations on agricultural land either as a tenant or servant or hired labourer, or

(*b*) grazing of cattle, sheep, etc.

(*c*) carpenters, blacksmiths, etc. whose profession is incidental to agriculture'."

"(*b*) That in line 1 of para (5), between 'liability' and 'in' insert 'legally enforceable'."

Mr. Speaker : Amendment moved.

*श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—अध्यक्ष महोदय, मैंने जो अमेंडमेंट (Amendment) पेश किया हैं अुससे यह मसवदे कानून अैसे जमीन के मालिकों से लागू होगा जो १९४७ से तीस साल पहले किसी जमीन पर काबीज हैं; या आज भी काबीज हैं; जिस सिलसिले में कल मैंने अर्ज किया था कि पिछले तीस साल से हमारे किसानों को अेक बडे माशी बुहरान का मुकाबला करना पडा है। हैदराबाद की अुस वक्त की जो हुकूमत थी वह जो भलाअी के कदम अुठाया करती थी वे बहुत थोडे तबके की भलाअी के लिये थे। लेकिन आम किसानों को अुससे कोअी फायदा नहीं मिल सकता था; क्योंकि अुस वक्त की हुकूमत छोटे काश्तकारों के फेव्हर में नहीं थी। अुसी तरह से पूरा हिंदुस्तान अुस समय अंग्रेजों के कब्जे में था, जिस कारण से भी किसानों के लिये अुस जमाने में कोअी अच्छे नही पैदा होते आज जब हमारे यहां चुनाव हुवे, हुकूमत कायम हुअी है और हमें सारे हिंदुस्तान के मसलों का हल करने के लिये पहले हमारे यहां के जरअी मसले को हल करना पडेगा। अैसी हालत में किसानों के कर्जों में कमी होना बहुत लाजमी है। जिस तरह की तरमीम की जिसलिये जरूरत है कि जिससे छोटे किसानों को नजात मिलेगी। कल डिप्टि मिनिस्टर साहबने अपने भाषण में कहा की हम बार बार अलग तरह की तजवीजे पेश करते हैं और अुसके बजाय यदि अेक ही बार कोअी तजवीज विचार करके पेश की जाय तो ज्यादा मुनासिब होगा। मैं कहना चाहता हूं कि हमने बार बार अलग अलग प्रकार की कोअी तजवीज पेश नहीं की हैं बल्कि सेलेक्ट कमिटी में भी हमने जिस चीज को रखा था और जब जिस हाअुस में जिस पर जनरल डिसकशन हो रहा था तब भी हमने रखा था और आज भी वही बात सामने रख रहे हैं। मेरा जिशारा सिलेक्ट कमिटी की तरफ खास तौर से तो नहीं है; लेकिन मै जितना ही बताना चाहता

था कि हमने बार बार अेक ही बात को आपके सामने रखा है। और आज भी वही बात तरमीम के जरिये से आप के सामने पेश की जा रही है। जिन लोगों में और जिस भाग में मुझे काम करने का मौका मिलता है वहां के जो हालात हैं अुसके लिहाज से मै यह तरमीम रखना बहुत ही जरूरी समझता हूं। मैंने कल गंगापूर का जिकर किया था। मैंने अुन लोगों के साथ काम किया है। १९१० के जमाने में जो अकाल पडा था अुस वक्त यहां के तीन चौथाअी किसानों को थोडे से अनाज के लिये अपनी जमीन बेचनी पडी है। और अुस समय साहुकारों ने अुनकी जमीन बहुत थोडे पैसे में ले ली; रहन लिखाकर जमीनें ली गअीं और बाद में कुछ सालों के अंदर अुनकी पूरी जमीन साहुकारों के हाथ में चली गअी क्योंकि कर्जे की रकम किसान अदा नहीं कर सके। और अेक चीज मै हाअुस के सामने रखना चाहता हूं वह यह है कि अिस कानून का तालुक अैसे किसानों से होना चाहिये जिनकी जमीनें चली गअी हैं। वह अुन्हें वापिस मिलनी चाहियें। अिस लिये भी अिस कानून में तरमीम करने की जरूरत है। अिस लिये मैंने यह सजेस्ट किया है कि १९१० से अिस कानून को लागू किया जाना चाहिये। दूसरी अेक तरमीम जो पेश की गअी है अुसमें यह कहा गया है कि १९१० से १९५४ साल तक का मेयाद रखा जाना चाहिये। तीसरी अेक तरमीम यह है कि तीस साल कि बजाय चालीस साल किया जाय। यह सब तरमीमें अेक ही किसम की हैं। आप अिनमें से जो चाहे तरमीम पास कर सकते हैं। आप यदि दूसरी तरमीम मुनासिब समझते हैं तो अुसे भी मंजूर कर सकते हैं, मै अपनी तरमीम वापीस लेने के लिये तयार हूं।

[*Shri Anna Rao Ganamukhi*, (*Chairman*) in the Chair].

मै अपनी तरमीम फिर प्रेस करना नहीं चाहता हूं। यदि १९०७ से १९४७ तक का वक्त लिया जाता है तो फिर जिनको नजात वाकअी मिलनी चाहिये अैसे लोग अुसमें आही जाते हैं। अिस मेयाद को अिस लिये बढाने की बहुत जरूरत है कि तमाम किसानों को जमीनात मिलें अिसके बारे में अभी सोंचा जाना बहुत जरूरी है।

अिस तरह का सवाल अुठाया जा सकता है और कानूनी बहस भी की जा सकती है कि तीन साल से जियादा अर्सा ठीक नहीं होता है। खास करके कानूनी बहस करने वाले जो लोग हैं वे तो कानूनी बहस करेंगे ही और यह बताने की कोशिश करेंगे कि यह नहीं हो सकता है। और यह भी कहा जा सकता है कि अिसे तीस साल तक कैसे बढाया जाय? मुझे जो कानूनी बातें मालूम हुवीं अुनपर मैं बता सकता हूं कि कानून में तो ६० साल तक जमीन का हक कायम रह सकता है। अिसके बारे में सोंचा जाना चाहिये सिर्फ कानूनी नुक्ते नजर से सवाल हल नहीं होनेवाला है। कानून बनानेवालें तो हम हैं। तीस साल के बारे में कोअी पस वो पेश हो या कोअी लीगल प्रिज्युडीस (Legal Prejudice) हो तो अुन गरीब काश्तकारों को अिनसाफ नहीं मिलनेवाला है। अुनको किसी भी तरह से अिस कानून से मदद मिलने-काही सवाल हमारे सामने है। अिस लिये यह मुद्दत बढाने की बहुत जरूरत है ताकि अिसमें पुराना कर्जा भी शामिल हो सके। और अुसी से हम किसानों को रिलिफ दे सकते ह। और तमाम कर्जों के बारे में हम अुस समय रिलीफ दे सकेंगे। अिस लिये मेरी अमेंडमेंट मंजूर की जाय तो अच्छा होगा।

شری جیے - آنند راؤ:- مسٹر اسپیکر سر - جو امنڈ منٹ میں نے پیش کیا ھے تقریباً اسی قسم کی ایک ترمیم آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے بھی پیش کی ھے - علاوہ ان کے جو واقعات اب تک بتلائے گئے میں مزید یہ بتانا چاھتاھوں کہ سنہ ۱۹۰۵ سے ۱۹۱۳ع کے دوران میں اشیا' کے دام گرتے جارھے تھے اس وجہ سے بہت سے لوگ جو لاکھوں کی تعداد میں ھیں مقروض ھوئے میں نے اپنی ترمیم میں سنہ ۱۹۱۰ع رکھا ھے تاکہ اس وقت سے تمام زراعت پیشہ لوگوں کو اس قانون کے تحت لایا جائے - اوس زمانہ میں جو حالات رونما ھوئے وہ جنگ کے حالات تھے جن پر کسی کو اختیار نہ تھا وہ سماج اور حکومتوں کے پیدا کردہ تھے - جو جنگ عظیم ھوئی وہ برے سماج کے ڈھانچہ کی وجہ سے ھوئی لیکن جنگ کے نتیجہ کے طور پر جو بار پڑا اس لحاظ سے ھم دیکھیں تو وہ عجیب وغریب حالات سماج ھی کے پیدا کردہ ھیں - چونکہ اوس زمانہ اور اون لوگوں کے تعلق سے جو اس قانون میں بتلائے گئے ھیں ھمدردی سے سوچا جارھا ھے اس لئے میں اس زمانہ کو بھی اس میں انکلوڈ کرنا چاھتا ھوں -

دوسری چیز میں نے یہ بتلائی ھے کہ

" ...1910 upto the coming into operation of this Act. "

سنہ ۱۹۴۷ع تک ھی نہیں بلکہ اس قانون کے لاگو کئے جانے تک اس قانون کا اثر ھونا چاھیئے کیونکہ آج بھی ھم یہ دیکھتے ھیں کہ زراعت پیشہ لوگ مقروض ھیں ان کو فائدہ پہنچے - اس لئے اس پرئیڈ کو بھی اس میں شامل کیا جائے - ایسا کہا جاسکتا ھے کہ اس زمانے میں چونکہ دام زیادہ رھے اس لئے اس کو شریک کرنے کی ضرورت نہیں لیکن آج بھی جو حالات زراعت پیشہ لوگوں کے ھیں وہ قابل لحاظ ھیں - اور دوسری بات یہ بھی ھے کہ ان لوگوں کو بھی دام زیادہ رھنے کی وجہ سے کپڑا - لوھا اور زراعتی سامان اسی قیمت پر خریدنا پڑا - اس وجہ سے اس زمانہ کو بھی شریک کیا جانا چاھیئے - جیسا کہ آنریبل ممبرس اپنی اپنی کانسٹیٹیوانسیز میں دیکھتے ھیں اس پانچ چھ سال کے دوران میں بھی لوگ خوشحال یا مرفح الحال نہیں رھے بلکہ وہ اب بھی مقروض ھی ھیں - اس وجہ سے بھی اس کو انکلوڈ کرنا چاھیئے - دام زیادہ رھنے کے باوجود بھی بارش کی کمی یا زیادتی یا کیڑوں کی پیدائش کی وجہ سے غریب اور متوسط طبقہ کے لوگ مقروض ھوگئے - ان لوگوں کا لحاظ کرتے ھوئے ھم زیادہ وسیع النظری سے کام لیں تو زیادہ فائدہ اس قانون کے ذریعہ پہنچاسکتے ھیں -

میں اتناھی عرض کرکے اپنی تقریر ختم کرتا ھوں -

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ:- میں نے کلاز (۲) میں ایک ترمیم بجائے (۳۰) کا فیگر رکھنے کے چالیس کا فیگر رکھنے کے لئے دی ھے - یہ فیگر رکھتے وقت میری درشٹی یہ تھی کہ ....

Mr. Chairman : Has not Shri K. L. Narasimha Rao moved his amendment *i.e.*, No. 6 in the list ? I think he has to speak now.

Shri V. D. Deshpande : The fourth amendment stands in the name of Shri Ch. Venkatram Rao. He has to speak now, Sir.

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ :— میری درشٹی اس جانب تھی کہ حیدرآباد میں دو بڑے قحط آئے - پہلا بڑا قحط سنہ ۱۳۲۸-۱۳۲۹ فصلی میں آیا - اس کال کے دوران میں لوگ اب بھی اس کی کتھائیں بنا کر اپنی زندگی بسر کرتے ہیں - وہ اتنا بڑا قحط تھا کہ کئی کسان اگریکلچرل لیبرر بن گئے اور کئی متوسط طبقے کے لوگ اپنی زمینات چھوڑ کر دوسری جگہوں پر بس گئے - اس لئے اس قانون میں سنہ ۲۸ ف کے قحط کا لحاظ نہ کیا جائے تو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا - اس درشٹی سے میں نے یہ مناسب سمجھا کہ تیس بتیس سال پہلے جو قحط ہوا تھا اور اس سے جو لوگ متاثر ہوئے تھے ان لوگوں کو بھی اس قانون کا فائدہ ملے -

مسٹر چیرمین :— کیا وہ قرضے اب بھی زندہ ہیں ؟

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ :— اس قحط کی وجہ سے زمینات گئی ہیں - کریم نگر میں ایسے کئی سیٹھ ساہوکار ہیں جنہوں نے اس وقت زمینات حاصل کی تھیں - اب وہ خود کاشت نہیں کرتے بلکہ کسی سے کاشت کراتے ہیں - نہ ان کے ٹیننس کے نام ہیں اور نہ اصل مالکوں کے نام ہیں بلکہ ساہوکار کاشت کراتے ہیں - میری عرض ہے کہ وہ زمینات اصل مالک کو مل سکیں اس لئے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے - آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے اس پر کافی روشنی ڈالی ہے جس کو میں دہرانا نہیں چاہتا ہوں اس لئے یہ استدعا کرتا ہوں کہ اس کی مدت ۳۰ کے بجائے ۴۰ رکھی جائے - بس میں اتنا ہی عرض کرنا چاہتا ہوں -

శ్రీ కె. రామచంద్ర రెడ్డి :—

మిస్టర్ స్పీకర్, సర్,

నేను ఈ క్లాజు రెండులో ఒక సవరణ ప్రవేశపెట్టాను. ప్రధానంగా ఈ బిల్లులో ఏ మున్నదంటే—డెటర్ (**Debtor**) యొక్క నిర్వచనం గురించి—ఈ చట్టం అమలులోకి వచ్చే తేదీనాటికి పూర్వం రెండు సంవత్సరములుగా వ్యవసాయం చేస్తున్నట్లయితే, అతనికి ఈ చట్టం వర్తిస్తుందని, లేకపోతే లేదని వుంది. అసలు యథార్థ పరిస్థితులను మనం చూసినట్లయితే, దాదాపు ౬, ౭, ౧౦ సంవత్సరములు నుంచి కూడా పేద రైతులు పొట్ట గడవక, భూములను షావుకార్లకు అంటగట్టి, పట్టణాలకు వచ్చి రిక్షాలు లాగుకొనిగాని, చిన్న చిన్న దుకాణములు పెట్టుకొనిగాని, లేక కూలి చేసుకొనిగాని జీవించడం జరుగుతోంది. ఇలాంటి పరిస్థితులు చాలావున్నాయి. కాబట్టి ఇప్పుడు బిల్లులో వున్న ప్రకారం ౨ సంవత్సరాల షరతు పెట్టితే ఈ చట్టంవలన బీద ప్రజానీ

కానికందరికీ మేలు కలగదు. కాబట్టి నేను కోరేదేమంటే, ఈ చట్టం అమలులోనికి రావటానికి తేదీ పూర్వం ౧౫ సంవత్సరముల లోపల ఏ రెండు సంవత్సరాలైనప్పటికీ వ్యవసాయం చేస్తున్నట్లైతే వారికి గూడా ఈ చట్టం వర్తింపచేయాలని నేను సవరణ పెట్టాను. ఆ విధంగా బాగుంటుందని, బీద ప్రజానీకానికందరికీ మేలు కలుగుతుందని మనవి చేస్తూ, నేను ప్రవేశ పెట్టిన సవరణను అంగీకరించమని కోరుచూ యింతటితో ముగిస్తున్నాను.

శ్రీ కె. యల్. నరసింహారావు :—

మిస్టర్ స్పీకర్, సర్,

ఈ క్లాజు ౨ లో నాదొక సవరణ వుంది. ఇది రైతాంగ ఋణ విమోచన చట్టం. ఈ చట్టాన్ని తీసుకు వస్తూ దీనిలో అనేక ప్రతిబంధకాలను చేర్చుడంజరిగింది. ఈ చట్టం ఆచరణలోనికి వచ్చే తేదీనాటికి ముందు, వరుసగా ౨ సంవత్సరాలనుంచి సేద్యం చేసినవారికి మాత్రమే ఈ చట్టం వర్తిస్తుందని చెప్పబడింది. ఇది రైతాంగానికి ఏమీ ఉపయోగపడదు. వారి ఋణ విమోచనకు తోడ్పడదు. అందుకని ౧ జనవరి, ౧౯౩౮ నుంచి ఈ చట్టం ఎనాక్టు (Enact) అయ్యేటంత వరకు ఆ లోపల ఏ ౨ సంవత్సరాలు వరుసగా సేద్యము చేసినా సరే, వారికి ఈ చట్టాన్ని వర్తింప చేయాలని నేను సవరణ ప్రవేశ పెట్టాను. దానిని తప్పకుండా Mover గారు అంగీకరించాలని కోరుతూ నేను ముగిస్తున్నాను.

شری کے۔ وی۔ رام راؤ:— مسٹر اسپیکر سر۔ یہاں ڈیٹر (Debtor) مقروض کی جو تعریف کی گئی ہے اس میں قانون کا ایک اہم نکتہ ہے۔ پورے قانون کا دار و مدار اسی تعریف پر ہے حیدرآباد اسٹیٹ یا ھندوستان کے جو سماجی حالات ہیں۔ جو زرعی معیشت ہے اسکی ایک تاریخ ہے۔ وہ یہ کہ غریب کسان کھیت مزدور ہوجاتا ہے۔ اور کھیت مزدور حیدرآباد کا رکشا راں ہوجاتا ہے۔ جب ہم ڈیٹر کی تعریف کرتے ہیں تو وہ تعریف اس قدر موثر اور وسیع تر ہونی چاہئے کہ جس مرض کی دوا چاہتے جارہی ہے وہ مرض ختم ہو۔ یہاں گو مریض کو ختم نہیں کررہے ہیں لیکن مرض کی وسعت کو یہ قانون روکنے والا نہیں ہے۔ ہمارے پاس جتنے بھی اکنامک سروےز ہوئے ہیں ان میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہمارا دیہی قرضہ دن بدن بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ جنگ کے بعد کے حالات کی وجہ سے قیمتوں میں اضافہ کے نتیجہ کے طور پر گو قرض میں کچھ کمی ہوئی ہے لیکن کن طبقات کے قرضوں میں کمی ہوئی ہے اس پر آپ میں اور ہم میں اختلاف ہوسکتا ہے۔ مگر ماہرین معاشیات کی یہ رائے ہے کہ رورل ڈیبٹ تو بڑھتا ہی جارہا ہے۔ غریب کسان کے قرضوں میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ اسے اور ای میں یہ رکھے ہیں کہ این انڈیوجول ہو از انڈبٹڈ (An individual who is indebted) ۲۔ ۳۔ اور ۴ میں ایسے شرائط رکھے گئے ہیں جو ایک دوسرے کی نفی کرتے ہیں۔ پیرا اے (۲) میں یہ کہا جاتا ہے کہ کوئی شخص کوئی زرعی اراضی رکھتا ہو اور ایسی اراضی ۳۰ سال کے اندر رکھتا ہو جو رہن کیا ہو لیکن پیرا (۳-۲) میں یہ شرط رکھی گئی ہے کہ قانون مصالحت قرضہ کے تحت بنائے ہوئے بورڈوں کے قیام کے دوران

قبل مسلسل دو سال تک کسی اراضی پرکاشت کیا ہو تو وہ مقروض کی تعریف میں آئیگا۔ اس طرح یہ تحدید عائد کی گئی ہے ۔ اس طرح زرعی آمدنی ۳۳ ½ فیصد ہونے اور (۵۰۰) اگریکلچر انکم کی شرطیں ہیں ۔ (۴) کی حد تک ہم کو زیادہ اختلاف نہیں ہے ۔ لیکن ضمن (۳) میں جو شرط عائد کی گئی ہے اس میں یسے شرائط ہیں کہ پہلے فقرہ (۲) میں جو کوئی شخص اراضی رکھتا ہے یا رکھتا تھا اس کے لحاظ سے جو شخص اراضی کو رہن کیا ہے یہ اسکی نفی کرتا ہے۔ اسکا تعلق دفعہ (۲۴) سے بھی آتا ہے۔ دفعہ ۲۲ اور دوسرے دفعات کے تحت مقروض کو جو فائدہ پہنچنا ہےوہ فائدہ اس ضمن (۳) کے نتیجے کے طور پر نہیں پہنچتا ۔ اس وجہ سے صاف طور پر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ضمن (۳) کو نکال دیا جائے ۔ لیکن ضمن (۳) کے نکل جانے سے یہ خطرہ ہوسکتا ہے کہ بڑے بڑے لینڈ لارڈس بھی اس سے فائدہ اٹھائیں گے اس وجہ سے میرے دوسرے امنڈمنٹس ہیں ۔ میرا جو امنڈمنٹ ہے اس میں یہ ہے کہ کلٹیویٹنگ (Cultivating) اور لینڈ،، (Land) ،، کے درمیان اینی (Any) ،،کا لفظ اضافہ کیا جائے ۔ اور دی ٹو ایرس (The two years) کی بجائے ’’ اینی ٹو ایرس (Any two years) رکھا جائے ۔ اس طرح کوئی دو سال ہوتے ہیں۔ اور قانون میں وسعت ہوسکتی ہے۔ دفعہ (۳) کو موجودہ حالت میں رکھنے سےایسے لوگوں کو فائدہ نہیں پہنچ سکتا ہے ۔ اس میں اگریکلچرل لیبر کی تعریف رکھی گئی ہے ۔ لیکن ایگریکلچرل لیبر ڈیٹر کی تعریف میں نہیں آتے ۔ دفعہ ۲۴ کے تحت جوکارروائی ہوتی ہے اسکے لحاظ سے اس قانون سے ایگریکلچرل لیبر کو کوئی ریلیف ملنےوالا نہیں ہے ۔ میں نے اسی لئے اس میں اے اور بی کے بعد سی اضافہ کرنے کا سجھاؤ رکھا ہے ۔ اور میری تعریف کے لحاظ سے ایگریکلچرل مزدور بھی اس میں داخل ہوجاتا ہے۔ نہ صرف زرعی مزدور بلکہ دیہات میں ایسے بہت سےلوگ ہوتے ہیں جن کی زندگی کا دارومدار زراعت پر ہوتا ہےجو زرعی معیشت سے تعلق رکھتے ہیں ۔ وہ بھی مقروض ہیں ۔ میں چاہتا ہوں کہ انہیں بھی اس قانون کے دائرہ عمل میں لایا جائے ۔ انہیں اس قانون کے دائرہ عمل سے خارج نہ کیا جانا چاہئیے۔ میں ’’ٹاڈی ٹیاپر،، اور ولیج اڈمنسٹریشن سے تعلق رکھنےوالے بلوتہداروں وغیرہ کو بھی اس میں لانا چاہتا ہوں ۔ ہاں میں یہ نہیں چاہتا کہ پٹیل پٹواری بھی اس میں شریک رکھے جائیں۔ بہرحال اس طرح قانون وسیع ہوجاتا ہے۔ سلکٹ کمیٹی کوریفر کرتے وقت بھی نہ صرف اس جانب کے بلکہ اوس جانب کے آنریبل ممبر شری ویرندرو پاٹل نے یہ سجھاؤ رکھا تھا کہ ڈیٹر کی تعریف جو بہت پیچیدہ رکھی گئی ہےاس کو سمپل بنایا جانا چاہئیے ۔ خیر اس کو سمپل تو بنایا جا سکتا ہےلیکن اس قانون کے دائرہ عمل کو وسعت دینے کی ضرورت ہے ۔ اور امنڈمنٹ نمبر(۷) یہ ہے کہ کوئی شخص کسی دو سال کے عرصہ میں کوئی زمین کاشت کیا ہو تو اس کو تعریف کے حدود میں داخل کرنا چاہئیے ۔ یہ دو امنڈمنٹ قبول کرلئے جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ بقیہ امنڈمنٹس پر زیادہ پریس نہیں کیا جائیگا ۔ کیونکہ مختلف طریقوں سے وہ امنڈمنٹس پیش کئے گئے ہیں۔ جیسا کہ اس سے پہلے بتایا جا چکا ہے

ہم بل کو خوش آمدید کہتے ہیں ۔لیکن اس سے جس قدر زیادہ فائدہ پہنچایا جا سکتا ہے پہنچایا جانا چاہئے ۔ آخر میں میں یہ عرض کروں گا کہ میرے امنڈمنٹس قبول فرمائے جائیں ۔

* شری ایل ۔ این ۔ ریڈی :— مسٹر اسپیکر سر ۔ میں اپنا دوسرا امنڈمنٹ موو نہیں کیا ہوں ۔ میں نے جو امنڈمنٹ موو کیا ہے اس کا منشاء یہ ہے کہ ڈیٹر یا قرضدار کی جو تعریف کی گئی ہے اوس میں زراعتی آمدنی اور غیر زراعتی آمدنی دونوں کا تعلق ہے ۔ جس کسی کی غیر زراعتی آمدنی $\frac{1}{3}$ سے زیادہ بڑھ جاتی ہے تو وہ اس تعریف کے لحاظ سے ڈیٹر نہیں بنتا ۔ اور اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جو زمینات ہم قول پر دیتے ہیں وہ قول زراعتی آمدنی نہیں ہے ۔ اس سلسلہ میں میں نے امنڈ منٹ پیش کیا ہے کہ جو زرقول سے فائدہ اٹھاتا ہے اس میں جو اصول بتایا گیا ہے وہ صحیح ہے لیکن اس میں اکسپشن (Exception) دینا ضروری ہے ۔ بہت سے چھوٹے چھوٹے زمیندار ایسے ہیں جو محض مجبوریات کے تحت اپنی زمینات قول پر دیتے ہیں جو ذاتی طور پر کاشت نہیں کرسکتے ۔ مثال کے طور پر میں کہوں گا کہ بلوتہ دار ہیں جو سرویس میں مصروف رہتے ہیں جیسے نیٹرلی وغیرہ جو زمینات کی ذاتی طور پرکاشت نہیں کرسکتے وہ قول پر دیتے ہیں ۔ اس کو بھی آپ زراعتی آمدنی میں شمار کریں گے تو ناقابل تلافی نقصان ہوگا ۔ زراعتی طبقے کو جو فائدہ ہم پہنچانا چاہتے ہیں وہ اوس سے محروم ہو جائیگا ۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو دیہات میں بنڈی وغیرہ چلا کر اپنی گزر اوقات کرتے ہیں یا شہرمیں رکشا وغیرہ چلا لیتے ہیں اور اپنی چھوٹی سی زمین قول پر دیدیتے ہیں ۔ اس لئے میں نے ترمیم پیش کی ہے کہ جو ایک فیملی ہولڈنگ رکھنے والا ہے اوس کو قول پر دینے کی اجازت ہونی چاھیئے ۔ ایک فیملی ہولڈنگ سے زیادہ رکھنے والا قول پر دے تو زر قول کو غیر زراعتی میں شمار کیا جائے لیکن ایک فیملی ہولڈنگ سے کم اراضی والے کو چونکہ وہ جزء معاش ہوتا ہے اور وہ قرضدار رہتا ہے اوس کے قرض کے بار کو گھٹانا ہمارا فرض ہے اس لئے میں نے ترمیم پیش کی ہے کہ ایک فیملی ہولڈنگ یا اس سے کم زمین رکھنے والے کے زر قول کو غیر زراعتی آمدنی متصور نہ کیا جائے ۔ بلکہ زراعتی آمدنی متصور کیا جائے ۔ قرضہ جات کے اسکیل ڈاؤن کرنے کی جو سہولتیں دی گئی ہیں اون سے فائدہ نہیں پہنچتا ۔ اس لئے زراعتی آمدنی میں زر قول کو شمار کریں گے تو اس سے فائدہ ہوگا ۔ وہ ڈیٹر کی تعریف میں آسکتا ہے ۔ اس لئے میں موو ر آف دی بل سے اپیل کروں گا کہ وہ اس پر غور کریں اور میرے امنڈمنٹ کو قبول کرلیں ۔

శ్రీ బి. కృష్ణయ్య :—
మిస్టర్, స్పీకర్ సర్,

ఈ ౩వ క్లాజు ౨వ పేరాలో " రైతు ఋణగ్రస్థుడు " అనేదాని నిర్వచనంలో ఏమున్నదంటే ఎవరైనాసరే తాము స్వంతంగా సాగు చేసిన లేక కూలీలతోగాని, లేక కౌలుకిచ్చినప్పటికీకూడా, అతను వ్యవసాయదారుడుగా పరిగణించబడతాడు—అని వుంది. దాని క్రింద వివరణ ౨లో " ఏ

شری کے ۔ وینکٹ رام راؤ:— میں اپنے خیالات کا اظہار کرچکا ہوں ۔

شری عبدالرحمن :— مسٹر اسپیکر سر ۔ میری ترمیم معمولی سی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو قبول کرنے میں موور آف دی بل کو کوئی دشواری نہیں ہوگی ۔ چونکہ اکثر جگہ ایسے بورڈس قائم نہیں ہوئے ہیں ۔ جہاں جہاں بورڈ قائم نہیں ہوئے ویسے کاشتکاروں کو جہاں مصالحتی بورڈ قائم ہوئے ہیں اس کے اختتام کے بعد دو سال تک کاشتکار استفادہ کریں گے ۔ چونکہ سابقہ قانون سنہ ۱۳۴۹ف سے اس قانون تک جو وقفہ ہے اوس سے استفادہ کرنے میں پیچیدگی ہوگی ۔ کیونکہ کہیں ایسے بورڈس تھے اور کہیں نہیں تھے ۔ اس لئے اس جزو کو اومٹ (Omit) کیا جائے تو سارے کاشتکاروں کو فائدہ پہنچ سکے گا ۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ اس ترمیم کو قبول کرلیا جائے ۔

श्री. देवीसिंग चौहान (औसा) :—मिस्टर स्पीकर सर, जो तरमीमात यहां पर पेश किये गये हैं उनको दो तीन अकसाम् में तकसीम किया जा सकता है। पहली तरमीम तीस साला मुद्दत के बारे में हैं या जो जनवरी ३० सन् १९४७ के पहले तीस साल मियाद के बारे में हैं। जिस

मसविदे कानून में यह प्रोविजन (Provision) अिसलिये रखा गया है कि कोर्ट को आसानी से शहादत हासिल हो सके । जो मदयून है अुनका कर्जा ... किया जाय अुसके लिये अलग प्रोविजन हैं । लेकिन यह जो तीस साला मियाद रखी गअी है, वह अिसलिये है कि अदालत को आसानी से शहादत हासिल हो सके । कानूनी शहादतों का मुसल्लिमा अुसूल है कि तीस साल के पहले के जो दस्तावेज होते हैं, अुनके बारे में प्रिजम्शन (Pres.umption) होता है कि अुन्हें सही समझा जाय और जब तक कि वह झूट साबित न किये जायें, अुनकी सदाकत तसलीम की जाती है । आम अुसूल यह है कि तीस साल तक कोअी वाक्यात हासिल करने के लिये शहादत अच्छी मिल सकती है । अिस बिना पर अिस मियाद को रखा गया है । अिस मियाद को कायम करते वक्त अिस बिल को ड्राफ्ट (Draft) करनेवालों के सामने यह दलील नहीं थी कि अैसा कोअी अैक्तसादी वाकया तीस साल के पहले गुजारा है जिसकी वजह से यह मियाद रखी जाय। मैं समझता हूं कि जो तरमीमात पेश किये गये हैं और अुनके बारे में जो दलायल पेश की गअी हैं अुनको डेटर की बहुत ही अबतर हालत से वाबिस्ता किया है । डेटर कि हालत खराब है और अुसको बेहतर बनाने के लिये यह कानून असेंब्ली में लाया गया है, जिसके बारे में किसी को अेतराज नहीं है । लेकिन जिन वजूहात पर अपने दलायल को आगे बढाने की कोशिश की गअी है वह मैं समझता हुं कि ठीक नहीं है । जैसा कि दफा २४ में बताया गया है पहले कि रहन आराजियात या बय की बिना पर साहूकार के कब्जे में चली गअी हैं, वह किस हद तक काश्तकार को वापिस मिलती हैं, जिसके बारे में अगर बंबअी की तरफ हम देखते हैं तो यह मालूम होता है कि जिसके मुकदमात साबित नहीं हो सके है । जिस सेक्शन के तहत जो मुकदमात आते हैं, वह मामूली बातों पर भी नासाबित हुये हैं । जिसलिये जिस मियाद को हम चालीस या पचास साल करें तो अुससे कोअी फायदा होनेवाला नहीं है । अिसलिये जो मुद्दत रखी गअी है, वही मुनासिब है, अैसा में समझता हूं । अिसके तहत मुकदमात करके अुनको कामयाब हम बनायें तो काश्तकारों को फायदा हो सकता है । सिर्फ मियाद बढाने से कोअी फायदा नहीं होगा ।

The House then adjourned for recess till Half Past Five of the Clock.

The House re-assembled after recess at Half Past Five of the Clock.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR].

श्री. देवीसिंग चौहान :—तीस साल कि मुद्दत रखने के बारे में मैं अेक चीज हाअुस के सामने रखना चाहता हूं । हैदराबाद के लिहाज से देखा जाय तो सन् १९१८ या १३२८ फसली में यहां पर अेक बडा कहत हुवा था जिसकी वजह से यहां की अॅग्रिकल्चरल अेकॉनमी डिस्टब (Disturb) हुवी । और किसानों से बहुतसी जमीन चली गअी । अिस जमाने में बहुत से काश्तकारों को अपनी जमीन छोडनी पडी; और जिनके पास जमीन रही थी वह भी अैसे

बयनामेजात थे जिनका नेचर (Nature) रहन का था। जिसमें वह जमीन आजाती थी। अिस कानून में डेटर (Debtor) की तारीफ के चार पहेलू हैं। पहला यह हैं की वह शक्स मकरूज होना चाहिये। दुसरा वह जमीन का माल्कीक होना चाहिये। अगर वह आज जमीन का मालिक नहीं है, तो सन् १९४७ से पहले जमीन का मालिक रहा हो, और अुसके बाद यदि वह जमीन रेहन में ट्रान्सफर (Transfer) होगअी हो तो वह डेटर की तारीफ में आ सकता है। तीसरा वह जो काश्तकार हो या न हो लेकिन अिस कानून के नाफीज होने से दो साल पहले खुद काश्त करता हो। चार में अैसा कहा गया है कि अुसकी बगैर जिराअती आमदनी १।३ से जियादा न हो। हमारे कानून में यह कहा गया है कि वह शक्स अॅग्रिकल्चरिस्ट होना चाहिये यानी वह खुद काश्त करनेवाला काश्तकार होना चाहिये। अगर पर्सनल कल्टिवेशन (Personal Cultivation) की शर्त निकाल दी जाती है और जो काश्त नहीं करता है अुसे, भी अॅग्रिकल्चरिस्ट की तारीफ में लाया जाय तो अॅग्रिकल्चरिस्ट की तारीफ बहुत वसी हो जाती है। अॅग्रिकल्चर यदि अुसका पेशा रहा हो तो अुसे अॅग्रिकल्चर की तरफ ज्यादा ध्यान देकर मेहनत करनी पडती है। अुसको जमीन की हिफाजत करनी पडती है। हमने कानून में अिसके नाफीज होने के दो साल पहले कल्टिवेशन (Cultivation) करने की शर्त रखी है। अब अमेंडमेंट के जरिये यह चाहा जा रहा है कि अिस कानून के नाफिज होने के बाद से अुसके पूर्व कभी भी १५ साल में २ साल काश्त करने की मेयाद आप रखना चाहते हैं। मैं समझता हूं कि यह जो मेयाद रखने के लिये कहा जा रहा है अुससे मजदूर भी काश्तकार हो जायेगा। अिस लिये यह मेयाद कानून नाफीज होने के बाद से दो साल पहले अैसी मेयाद रखी गअी है, और मैं समझता हूं कि वह ठीक और मौजू है। अूपर की शर्त मान लेते हैं तो अुसमें कंटिन्युटि (Continuity) नही रहती है। अिस लिये कानून में जो दो साल की मेयाद रखी गअी है वही मौजू है।

दूसरी अेक अमेंडमेंट है, अुसमें यह कहा गया है कि अॅग्रिकल्चरिस्ट की तारीफ में अॅग्रिकल्चरल लेबर, टॅडी टॅपर, शेफर्ड, आदी को भी शरीक किया जाय।

"Who is an agricultural labour or a toddy-tapper or a shepherd or does service useful to the village community or village administration..."

जिसका मतलब अैसा होता है कि जिसके पास बिलकुल जमीन नहीं है, अुसको भी अॅग्रिकल्चरिस्ट करार दिया जाय। जो अॅग्रिकल्चर नहीं करते हैं अुन्हें भी अॅग्रिकल्चरिस्टस समझा जाय। टॉडी टॅपर अॅग्रिकल्चरिस्ट कैसे हो सकता है? जिसके पास जमीन नहीं है और जो खद काश्त नहीं करता अुसे अॅग्रिकल्चरिस्ट कहने में क्या तस्सव्वर है? अितनाही नहीं बल्कि विलेज कम्युनिटी (Village Community) की सेवा करनेवाले लोहार, बढअी आदि को भी अॅग्रिकल्चरिस्ट की तारीफ में लाने के लिये कहा जा रहा है। धनगर सिर्फ जमीन पर बकरियां चराता है अिस लिये वह अॅग्रिकल्चरिस्ट कैसे हो सकता है? टॅडी टॅपर भी अॅग्रिकल्चरिस्ट की तारीफ में कैसे आ सकता है? अॅग्रिकल्चरिस्ट की तारीफ अितनी वसी करना मेरे खयाल से मुनासिब न होगा। बिल में जो तारीफ की गअी है वह काफी है। दूसरी अेक तरमीम यह भी

पेश की गअी है कि परसनल कलटिवेशन के लिये जहां पर दो साल की मेयाद रखी गअी है, अुसके बाद जो डेट्स कन्सिलियशन बोर्ड अैसे अलफाज रखे गये हैं अुन्हें हजफ करने के लिये कहा जा रहा है। डेट्स कन्सिलियेशन बोर्ड अैसे अलफाज अिस लिये रखे गये हैं कि १३४९ फसली में दो साल पहले यानी १३४७ फसली में जिन लोगों ने जीराअत छोडी है, वे भी अिसमें आ सकेंगे। अिसलिये यह अलफाज निकालना मुनासिब न होगा।

شری کے - وینکٹ رام راؤ :— وہ ریپلیڈ ایکٹ کے الفاظ ھیں - قانون مصالحت قرضہ کے نفاذ کے بعد ھر جگہ بورڈس قائم نہیں ھوئے -

श्री. देवीसिंग चौहान:—मैं यह बात आपके सामने रखना चाहता हूं कि जहां भी बोर्डस कायम हुवे हैं वहीं यह लागू होगा, क्योंकि हर जगह अिस तरह के बोर्डस कायम नहीं हुवे हैं।

of the establishment of the board concerned under the repealed Act."

कन्सर्न्ड बोर्ड का यह मतलब होता है, और यह अलफाज हमारे कानून में रहना जरूरी है। जहां जहां ये बोर्ड कायम हुवे हैं, वहां के अशखास को अिससे फायदा मिलेगा।

दूसरी अेक तरमीम सुझाअी गअी है। अुसमें १ फॅमिली होल्डिंग के अलफाज बढाने के लिये कहा गया है। अिस कानून से लीज को खारीज किया गया है; अुसमें अेक फॅमिली होल्डिंग अबाव्ह (Family holding above) के शब्द बढायें जायें तो अैसे अशखास जिनकी अराजी कम है जिन्होंने अपनी जमीन कौल पर दी है और जो अुसकी अमदनी पर रहते हैं वह भी डेटर की तारीफ में शामील होंगे। यह सूचना तो अच्छी है, लेकिन वह अुसूल के खिलाफ है। अिसमें जो अुसूल रखा गया है अुसमें कौलदारी को नहीं माना गया है। अिस लिये अिस तरमीम की भी जरूरत नहीं है।

और अेक तरमीम यहां पेश की गअी है। अुसमें अेक्सप्लनेशन तीन बढाया गया है। अुसमें विलेज सर्वीस करनेवाले यानी खास कर बलुतेदार आदि को अिस कानून की तारीफ में शरीक करने की कोशीश की जा रही है। पर्सनल् कलटिवेशन की जो तारीफ की गअी है अुसमें तनखाह या रोजी या कॅश की सूरत में दी जाय, अैसा रखा गया है।

شری یل - ین - ریڈی :— ٹیننٹ کے تعلق سےیہ ھےکہ اگر وہ ٹیننسی پر دے تو وہ ذاتی کاشت متصور ھوگی جیسا کہ اس میں بتایا گیا ھے -

श्री. देवीसिंग चौहान:—मैं तो दूसरी अमेंडमेंट के बारे में कह रहा था। आप जो कहते हैं अुसके बारे में यह नहीं है।

شری یل - ین - ریڈی :— امنڈمنٹ موو کرتے وقت " آر ھائرڈ لیبر " کے الفاظ حذف کرکے پڑھے گئے ھیں - یہ الفاظ موو نہیں ھوئے -

श्री. देवीसिंग चौहान :—अुसमें यह नहीं है।

شری یل - ین - ریڈی :— اس میں " بائی سرونٹ آرھائرڈ لیبر " کے الفاظ نہیں پڑھے گئے جب کہ امنڈمنٹ موو ھوا۔ " آف سچ پرسنس بائی ٹیننٹس " اتنے ھی الفاظ اس میں ھیں جو ھاؤس کے سامنے آئے تھے۔

श्री. देवीसिंग चौहान :—अिसके बाद अेक्सप्लनेशन (२) में अिस तरह अिजाफा करने के लिये तरमीम लाअी गअी है—

"person performing service useful to Government or village community will be deemed to cultivate the land personally notwithstanding the fact that the land is cultivated on behalf of such persons by servants or hired labour or by tenants."

यह जो अमेंडमेंट है, अुसके बारे में मैं यह सबमिट करना चाहता हूं कि पर्सनल कल्टिवेशन की जो तारीफ की गअी है अुसमें यह है कि खुद काश्त करनी चाहिये। नौकरोंके जरिये से जो काश्त कीजायेगी वह पर्सनल कल्टिवेशन में नहीं आ सकती है। यहां लीज का शब्द अिस्तेमाल नहीं किया गया है, लेकिन अुसका मतलब वही होता है। मेरे खयाल से अिस तरह अेक्सप्लनेशन रखना गैर जरूरी है।

مسٹر اسپیکر:— (Servant and hired labour) کے جو الفاظ ھیں وہ نکال دئے جائیں تو پھر یہ الفاظ رھیں گے۔

"of such persons by tenants".

श्री. देवीसिंग चौहान:—अब मुझे अिस अमेंडमेंटस के बारे में जियादा कहने की जरूरत नहीं। यही आरग्युमेंट्स (Arguments) पहले भी आये हैं। मै अब आखीर में दरख्वास्त करूंगा कि जरूरी तरमीमात सरकार की तरफ से अिस बिल में लाये गये हैं। डेटर्स का कर्जा कम करने के लिये अिस कानून में पूरी कोशीश की गअी है। यह जो अमेंडमेंटस लाये गये हैं, वे थोडासा रिलीफ देने की दृष्टिसे लाये गये हैं। मै प्रार्थना करता हूं की वे वापस लिये जायें।

*شری گوپال راؤ :— جو امنڈمنٹ کلاز ۲ کے ضمن میں ایوان کے سامنے پیش ھے اس سلسلہ میں مجھے کچھ عرض کرنا ھے - ڈیٹر کی جو تعریف کی گئی ھے اس میں صرف وھی لوگ آسکتے ھیں جو زمینات رکھتے ھوں - اسکے معنے یہ ھیں کہ اس میں آرڈنری ٹیننٹ نہیں آسکتا البتہ پروٹکٹڈ ٹیننٹ کو اس میں لایا گیا ھے - اگر اس سلسلہ میں ٹیننٹ کو انکلوڈ کرنا ھے تو سپلیمنٹری لسٹ میں جو ترمیم پیش کی گئی ھے (امنڈمنٹ نمبر ۱) کے الفاظ کو انکلوڈ کرنا ضروری ھوگا ورنہ جو ٹیننٹ زمینات پرکاشت نہیں کرتے ھیں اور جن کی زراعت ۰۳-۱۹۰۰-۴۰ سال سے ھے وہ اس قانون سے استفادہ نہیں کرسکتے - سوائے ان کے جن کی اراضیات مکفول ھوچکی ھیں یا

دوسروں کو چلی گئی ھیں ابھی جیسا کہ آنریبل ممبر نے فرمایا وہ ان کو انکلوڈ کرنا نہیں چاھتے تو میں یہ پوچھنا چاھتا ھوں کہ کیا اس تعریف میں آرڈنری ٹیننٹ داخل ھوسکتا ھے ۔ اس قانون کا مقصد اگریکلچرسٹس کو ریلیف دینا ھے لیکن ڈیٹر کی جس ڈھنگ سے تعریف کی گئی ھے اوس سے اس میں بڑے بڑے زمیندار بھی آسکتے ھیں لیکن اگر نہیں آسکتا تو بد قسمتی سے چھوٹا کاشتکار ھی نہیں آسکتا ۔ اگر ایوان کا یہی منشا ھے کہ اس میں صرف وھی آئیں جو زیادہ زمین رکھتے ھیں کیوں کہ اس میں جو تعریف کی گئی ھے وہ یہ ھے —

" whose annual income for sources other than agriculture and manual labour does not exceed 33⅓ per cent of his total annual income or does not exceed Rs. 500 whichever is greater ".

تو اس کے معنے یہ ھوتے ھیں کہ ایسا کاشتکار جس کی آمدنی تقریباً دس ھزار روپے اگریکلچرل انکم سے اور تقریباً تین ھزار روپے نان اگریکلچرل انکم سے ھو انہیں بھی آپ ماننے کے لئے تیار ھیں یعنی بڑے بڑے لینڈ لارڈ وہ آسکتے ھیں اور دفعہ ۲۲ کے تحت ۵۰ پرسنٹ یا ۴۰ پرسنٹ جو بھی رعایت ھو وہ دینے کے لئے تیار ھیں ۔ لیکن ایک اگریکلچرل لیبرر جو زراعت سے راست تعلق رکھتا ھے اس کو اس تعریف میں لانے کے لئے کہا جاتا ھے تو اس کی مخالفت کی جا رھی ھے ۔

دوسری چیز یہ ھے کہ جو بلوتہ دار گاؤں میں کام کرتے ھیں اور ۲۴ گھنٹے خدمت انجام دیتے ھیں اگر ان کی زمین کسی طریقہ سے چلی جاتی ھے تو وہ اگریکلچرل لیبرر کی تعریف میں آسکتے ھیں لیکن ڈیٹر کی تعریف میں نہیں آسکتے ۔ ایسا ھی میں نے اس دفعہ کا منشا سمجھا ھے لیکن میں نہیں سمجھتا کہ کوئی ایسا بلوتہ دار جو کسانوں کی خدمت کرتا ھے اگر اس نے کوئی قرضہ کیا ھے اور ریلیف مانگتا ھے تو اس کو اس میں داخل نہ ھونے کے لئے اس ایوان کا منشا ھوسکتا ھے ۔ ایسا منشا نہ ھونا چاھئے لیکن اسکے لئے کوئی پراویژن نہیں ھے ۔ آنریبل منسٹر نے جو ڈیٹر کی تعریف کافی بڑی کی ھے لیکن وہ اس ڈھنگ کی ھے کہ اس میں ایک چھوٹا کاشتکار نہیں آسکتا ۔ آرڈنری ٹیننٹ کے لئے یہ دروازہ بند ھے ۔ آنریبل ممبر نے فرمایا کہ جو زمینات چلی گئی ھیں ان کے تعلق سے بمبئی ایکٹ سے یہ تجربہ ھوا ھے کہ اس میں بہت سی پیچیدگیاں ھوئیں لیکن اس کے باوجود بھی اس ترمیم کو ماننے سے انکار کر رھے ھیں ۔ با وجود اس کے کہ وہ سلکٹ کمیٹی کے چیر من تھے (شری دیوی سنگھ چوھان کی طرف اشارہ کیا گیا) اس کو تسلیم نہیں کر رھے ھیں اور یہ بیان کیا جا رھا ھے کہ اگریکلچرل لیبرر کی جو تعریف کی گئی ھے شیفرڈ کے بارے میں جو اعتراض ھے وہ میں ایوان کو بتلاتا ھوں کہ وہ اگریکلچرل لیبرر کی تعریف میں نہیں آسکتا ۔ اس کی تعریف یہ ھے —

"Agricultural Labourer means a person who earns his livelihood by engaging himself...."

لائیولی ھڈ (Livelihood) کے الفاظ یہاں استعمال کئے گئے ہیں۔ اس کے معنی یہ کہ جو اگریکلچرل لیبرر کسی نہ کسی طریقہ سے زراعت سے واسطہ رکھتا ہے اس کو یہاں لانے سے انکار کیا جارھا ہے اور دوسری طرف یہ صورت ہے کہ جو لوگ مرغیاں پالتے ھیں یا کیٹل بریڈنگ (Cattle breeding) کرتے ھیں ان کو اس میں لایا گیا ھے ۔ یہ چیز ایسے ھی لوگ کرسکتے ھیں جو مالدار ھیں لیکن ایک دھنگرجس کے ہزار پانسو بکریاں ھیں جس سے زراعت میں فائدہ پہنچ سکتا ھے اس کو اس تعریف میں لانے پر اعتراض کیا جارھا ھے ۔ ڈیٹر کے آخری اکسپلینیشن میں یہ بتلایا گیا ھے کہ

" ....garden produce, dairy farming, poultry....".

تو گارڈن وھی آدمی رکھ سکتے ھیں جو اس کومینٹین کرسکتے ھوں ۔ اگر آپ حیدرآباد کے سنسس (Census) دیکھیں تو معلوم ھوسکتا ھے کہ گارڈن کون رکھ سکتے ھیں ۔ مجھے ایوان کو یہ بتلانے کی ضرورت نہیں ہے کہ گارڈن کون رکھ سکتا ھے ۔ اس کو تو آپ ۵۰ پرسنٹ ڈیڈکشن دے سکتے ھیں لیکن ایک ٹری ٹیا پر جس کی آدھی زندگی سیندھی کے جھاڑ تراشنے میں اور آدھی زندگی زراعت کرنے میں گزرتی ھے اس کو نہیں دیتے ۔ ایک بڑھائی جو زندگی بھر گاؤں کی خدمت میں گزارتا ھے اس کو اس میں شامل نہیں کرنا چاھتے ۔ اگر اس کی زمین ۲۰-۳۰ سال پہلے کسی کے قبضہ میں چلی گئی ھو تو اس کو اس کی گنجائش نہیں ھے ۔ ایک چیز میں یہ واضح کردینا چاھتا ھوں کہ

" ....who has been cultivating the land personally for the cultivating season in the 2 years immediately preceding the date of the coming into operation."

جس آدمی کے پاس تیس سال پہلے زمین تھی اگر وہ کسی کے قبضہ میں چلی گئی ھے تو وہ کیسے کاشت کرسکتا ھے ۔ یہ میری سمجھ میں نہیں آیا ۔ آنریبل ممبر نے فرمایا کہ ھم ڈیٹر کی تعریف اتنی وسیع کرنا نہیں چاھتے ۔ جن کا تعلق زراعت سے نہو ان کو تعریف میں شامل نہیں کرسکتے ۔ لیکن ایک اگریکلچرل لیبرر جو کسی زمانہ میں زمین چھوڑ دیا ھے یا رھن کردیا ھے تو کیا اس کو اس زمین پر کاشت کرنا لازمی ھے ۔ ایک امنڈمنٹ ھے کہ "اپنی لینڈ" آر "اپنی اد یا" رکھا جائے تو یہ مناسب ھوگا ۔ اس سے یہ ھوگا کہ اگر پندرہ بیس سال پہلے زمین رھن بالقبض وغیرہ میں چلی گئی ھو تو وہ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ھیں ورنہ نہیں ۔ اس لئے اب میں ایوان سے یہ عرض کرنا چاھتا ھوں کہ ڈیٹر کی تعریف جس انداز میں کی گئی ھے اور جیسا کہ ابھی اس طرف سے ایک آنریبل

ممبر نے فرمایا کہ ویلیجس کی سروس کرنے والوں میں پٹیل پٹواری بھی آتے ہیں توان کو شامل کرنا ہمارا منشاء نہیں ہے لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ گاؤں کے دھوبی اور حجام زرعی کمیونٹی کی سروس کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے اس کا دروازہ بند ہو رہا ہے ۔ اس لئے میں مکرر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس پر دوبارہ غور کریں ۔ دوسرے پانچ چھ امنڈمنٹس جو دئے گئے ہیں وہ الٹرنیٹ طریقہ سے دئے گئے ہیں ۔ چاہے جو امنڈمنٹ مانا جائے تو خاص طور پر یہ امنڈمنٹ ماننا ضروری ہوجائیگا ۔ یہ سپلیمنٹری لسٹ کا پہلا امنڈمنٹ ہے ۔

* شری سری پت راؤ نواسیکر (اورنگ آباد) :— مسٹر اسپیکر سر ۔ کلاز دو کی سب کلاز (ہ) میں لفظ ڈیٹ (Debt) کی جو تعریف کی گئی ہے اس میں ایک ترمیم آنریبل ممبر شری اے ۔ راج ریڈی نے پیش کی ہے کہ

'Debt' means any liability in cash or kind, but not time barred, whether secured or unsecured.

شری اے ۔ راج ریڈی :— میں نے خود ابھی تک اس ترمیم کی وضاحت نہیں کی ہے اور آنریبل ممبر اس پر بحث کرر ہے ہیں ۔

مسٹر اسپیکر :— خیر وہ کیا کہتے ہیں دیکھیں گے ۔

شری سری پت راؤ نواسی کر :— ان الفاظ کو یہاں رکھنے سے کوئی مناسبت پیدا نہیں ہوتی کیوں کہ جملہ اس طرح ہوجاتا ہے کہ —

'Debt' means any liability in cash or kind, but not time-barred, whether secured or unsecured.

اس طرح آجا تا ہے ۔ امنڈمنٹ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ایسے قرضہ جات جو بیرون میعاد ہوں ان کے متعلق درخواست پیش نہ ہونی چاہئے ۔ یہ مقصد ہے اس لئے میں نے اسی ترمیم پر ایک ترمیم پیش کی ہے ۔ وہ میں پیش کر رہا ہوں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اصل امنڈمنٹ پیش کرنے والے آنریبل ممبر بھی اس امنڈمنٹ ٹو امنڈمنٹ کو سننے کے بعد اس سے اتفاق کریں گے ۔ میرا امنڈمنٹ یہ ہے کہ بجائے یہ الفاظ (but time-barred) شریک کرنے کے اس کلاز کے آخر میں یہ ایڈ (Add) کیا جائے —

or any liability for the recovery of which his remedy is barred by limitation.

آپ کا مطلب پورا ہوجاتا ہے اس لئے میں نے یہ امنڈمنٹ ٹوامنڈمنٹ پیش کیا ہے ۔

Mr. Speaker : This should have been immediately after the hon. Member concerned had moved it.

شری اے - راج ریڈی :— میں نے جو ترمیم پیش کی ہے وہ زیادہ احتیاط کے لئے ہے۔ کوئی سبسٹیانشیل (Substantial) ترمیم نہیں ہے - میں نے یہ سوچا تھا کہ ڈیٹ پے ایبل (Debt payable) کے جو الفاظ ہیں ان کا کیا مطلب ہوگا - ڈیٹ پے ایبل میں یہ ہے کہ وہ ٹائم بارڈ (Time barred) نہ ہو - ٹائم بارڈ (Time barred) ہو تو وہ اس میں نہیں آتا - ڈیٹ ایکشن ایبل (Debt Actionable) اور ڈیٹ پے ایبل (Debt Payable) میں بڑا فرق ہے - ڈیٹ ٹائم بارڈ ہوسکتا ہے لیکن دوسرے طریقے پر پے ایبل رہتا ہے۔ میں یہ سمجھا کہ محض ڈیٹ پے ایبل سے یہ مطلب سمجھا جائیگا کہ ناٹ ٹائم بارڈ ڈیٹس (Not time barred debts) ہوں - یہ صاف ہونا چاہئے - آنریبل ممبر نے اس کو جگہ بدل کر رکھا ہے - ترمیم تو وہی ہے اس لئے مجھے اس سے انکار کا سوال نہیں ہے - میں بھی یہی سوچا تھا کہ وہاں رکھنا اچھا نہیں ہے کیوں کہ

"Debt" means any liability in cash or kind.

اس کے بعد دو الفاظ کو ڈولپ کرکے تمام چیزوں کو بیان کیا گیا ہے - میں یہ مناسب سمجھا کہ

"Debt" means any liability in cash or kind but not time - barred whether secured or unsecured, etc.

اسی طرح ہم رکھیں - میرے خیال میں وہ الفاظ زیادہ جچتے ہیں -

but does not include....

میں وہ ٹھیک نہیں تھا - ترمیم وہی ہے اس سے انکار کا سوال نہیں ہے رائے معلوم ہونے کے بعد جو زیادہ بہتر معلوم ہو اس کو رکھا جا سکتا ہے۔

Mr. Speaker : As there is not much difference, I allow the amendment to amendment of Shri Niwasiker.

Shri Annaji Rao Gavane : There is one more amendment to that clause, by hon. Member Shri Shamrao Naik.

Mr. Speaker : It has already been moved.

شری سری پت راؤ نواسی کر :— اگریکلچرل لیبرر کی جو تعریف سلکٹ کمیٹی کے بل میں دی گئی ہے اس میں اضافہ ترمیم کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ یہ اضافہ کسی طرح ٹھیک نہ ہوگا - لیبر کا تعلق وہاں آتا ہے جہاں دفعہ ۲۲ ضمن (۲) ہے۔ اس کے سوائے لیبر کا کہیں تعلق نہیں ہے - کلاز ۲۲ کے سب کلاز (۲) میں یہ بتلایا گیا ہے کہ :—

Any agricultural labourer may make an application before the expiry of one year after the commencement of this Act to the Court that any transfer of land by him or any other person

through whom he inherited it was a transfer in the nature of a mortgage.

وہاں پر یہ موقع دیا گیا ہے کہ اگریکلچرل لیبر کے لئے کوئی ایسا معاملہ ہوا ہو جسکی بیع ہو چکی ہو یا دوسری صورتوں میں انتقال ہوا ہو لیکن اسکی صورت رہن کی ہے تو درخواست پیش کرکے معاملہ کا تصفیہ کرالے سکتے ہیں ۔ کلاز (۲۳) کے سوا کہیں اور لیبر کا تعلق نہیں ہے ۔ جب ہم یہ قانون اگریکلچرسٹس کے لئے بنا رہے ہیں تو دوسرے لوگوں جیسے ٹیاپرس آف ٹاڈی ۔ گریزنگ آف شیپس اینڈ کیٹل ۔ کارپنٹرس بلاک اسمتھس ہیں ان کو شریک کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔ اس لئے یہ ترمیم صحیح نہیں ہے ۔

دوسرا پائنٹ یہ ہے کہ لفظ ڈیٹ (قرض) کی جو تعریف کی گئی ہے اس میں بھی اس طریقہ سے دوسرے طبقہ جات شریک نہیں کئے جاسکتے ۔ قرض کی تعریف میں ایک شرط یہ ہے کہ ـــــ

"Who holds land used for agricultural purposes."

زمین ہونا ۔ زراعت ہونا ۔ یہ شرطیں مقدم ہیں ۔ قانون کا منشا یہ ہے کہ زراعت پیشہ لوگوں کے قرضہ جات کو ریلیف دیا جائے ۔ اسکی ادائی کا بھی راستہ رہنا چاہئے ۔ اگر ۱۰۰ میں سے ۶۰ فیصد معاف کر رہے ہیں تو ۴۰ فیصد وصول کرنے کی جائداد تو رکھنا چاہئے ۔ جس شخص کا تعلق آتا ہے اس کے پاس زمین رہنا چاہئے ۔ لفظ ڈیٹر میں دیگر طبقہ جات کو بھی شریک کرنے کی جو ترمیمات پیش کی گئی ہیں وہ کسی طرح صحیح نہیں ہے ۔

اس کے بعد ۳۰ سال کی بجائے ۴۰ سال کرنے یا ۱۹۴۷ع کو بدلنے کے بارے میں جو ترمیمات ہیں اس پر مجھے یہ کہنا ہے کہ ان اعداد کو بدلنے کی خواہش کرنا کسی طریقہ سے درست نہیں ہے ۔ کیونکہ ۱۹۴۷ع سے (۳۰) سال پہلے کی مدت کا جو تعین کیا گیا ہے یا جو بھی اعداد رکھے گئے ہیں وہ اس زمانے کے حالات کو ملحوظ رکھتے ہوئے کیا گیا ہے ۔ اس میں ترمیمات کرنا درست نہ ہوگا ۔

اس میں فیملی ہولڈنگ کو بھی شریک کیا گیا ہے ۔ لیکن اس میں فیملی ہولڈنگ کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ اگریکلچرسٹ کے پاس زمین کا رہنا ایک لازمی شرط ہے ۔ مگر اس میں فیملی ہولڈنگ کی شرط رکھنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے ۔

اس لحاظ سے میں ان ترمیمات کی جو پیش ہوئے ہیں مخالفت کرتا ہوں ـــــ

***Shri Shamrao Naik:** Mr. Speaker, Sir, I have moved two amendments, one in para 1 of Clause 2 and the other in para 5 of Clause 2.

Coming to my first amendment, I feel that the definition of "Agricultural labour" should be made more clear, and should be made more exhaustive. According to the present definition of "Agricultural labourer", certain categories of persons who carry on professions incidental to agriculture have been excluded. From a perusal of the Explanation to sub-clause (6), it will be found that "Agriculture" has been made to include horticulture, the raising of crops or garden produce, dairy farming, poultry farming and all such professions incidental to agricultrue. In order that the other persons should not get the benefit, it is being argued that only pure agricultural labourers should be included. I strongly feel that "Agricultural labourer" also includes persons who are engaged in grazing of cattle, sheep etc., besides persons who are engaged in agricultural operations, either personally or through hired labour. I am afraid, it will not be justifiable to define "Agricultural labourer" in such a manner as to include only persons who carry on agricultural operations. My intention is to include other categories of persons also, whose profession is incidental to agriculture. As stated by me in my amendment, there are carpenters and blacksmiths who should be included in the definition of "Agricultural labourer." From time immemorial, their services have been deemed to be necessary for the life of the rural community. Payment to them for the services rendered to the community is also made from Agriculture. Under these circumstances, I plead that my amendment No. 1 be accepted by the hon. Minister.

I now come to my second amendment. An hon. Member from the other side tried to make it clear that the debts which are time-barred should not be recovered through courts. My amendment reads thus :

"In line 1 of para (5), between 'liability' and 'in' insert "legally enforceable."

The general idea till now is that only under the Limitation Act that the debts which are time-barred can be recovered. Under certain Acts such as the Rent Act, debts cannot be recovered legally. If the instrument or document under which the right to recover is not duly stamped or properly executed, the right to recover cannot be enforced legally. Therefore, to make it more comprehensive, I have brought for-

ward this amendment. It is not only a question of time-bar that should be taken into consideration; but the implications of other Acts that will have a bearing on the operation of this Act, should also be taken into account.

I feel that my amendments are very reasonable, and I would request the member in charge to accept them.

شری بھگونت راؤ گاڑھے :— مسٹر اسپیکر سر۔ کلاز ۲ کے سلسلہ میں جو ترمیم آئی ہے اس کے بارے میں اس جانب سے جو جوابات دیئے جاچکے ہیں ان کی وجہ سے ان تمام مباحث پر کافی روشنی پڑ چکی ہے جو موور آف دی امنڈمنٹ کی جانب سے کئے گئے ہیں ۔ چند باتیں جو خاص طور پر قابل ذکر ہیں ان کے سلسلہ میں عرض کرونگا کہ کلاز ۲ میں جو ترمیم آئی ہے وہ اگریکلچرل لیبر۔ ڈیٹر اور ڈٹ کی حدتک محدود ہے ۔ میں اگریکلچرل لیبر کے تعلق سے یہ عرض کرونگا کہ دوسرے اسٹیٹس میں مثلاً مدراس بمبئی بنگال اور سنٹرل پراونسس کسی جگہ بھی اس کو نہیں رکھا گیا ہے ۔ اگریکلچرل لیبر کو اس قانون میں شامل کرنے کی ضرورت کو سلکٹ کمیٹی نے محسوس کیا اور اسکی سفارش کی گئی ہے ۔ اس سلسلہ میں جو ترمیم آئی ہے وہ اس وجہ سے ناقابل قبول ہے کہ وہ اس قانون کی اسپرٹ کے بالکل خلاف ہے ۔ یہ اگریکلچرل رلیف بل ہے ۔ دوسرے طبقات کو کوئی رلیف نہیں ملنی چاہیئے ایسا کسی کا منشاء نہیں ہے بلکہ دوسرے قوانین کے ذریعہ رلیف دی جاسکتی ہے ۔ چنانچہ بعض قوانین میں دی گئی ہے لیکن اس قانون میں تمام مزدوروں اور دوسرے پیشے کرنے والوں کو شامل کرنا درست نہیں ہوسکتا ۔ ہم اصولی طور پر اس کو اس میں شامل نہیں کرسکتے ۔ اس سلسلہ میں جو ترمیم پیش کی گئی ہے اوس کو قبول کرنے میں مجبوری ہے ۔

دوسری چیز ڈٹ (Debt) کے تعلق سے ہے ۔ میعاد کا سوال اٹھایا جارہا ہے ۔ موور آف دی امنڈمنٹ نے کہا ہے کہ یہ امنڈمنٹ وضاحت کے لئے آیا ہے ۔ ٹائم بار (Time bar) جو چیزیں ہیں ان کے بارے میں کوئی رلیف نہیں دی جاسکتی ۔ یہ قانون کا مسلمہ اصول ہے ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دوسرے اسٹیٹس کے قوانین میں اسکی صراحت کی گئی ہے ۔ مدراس میں بھی اور دوسرے اسٹیٹس میں بھی ۔ اس لئے اس امنڈمنٹ کو میں قبول کرتا ہوں ۔

مسٹر اسپیکر :— آپ کونسے امنڈمنٹ کو قبول کرینگے ۔

شری بھگونت راؤ گاڑھے :— شری سری پت راؤ نواسیکر کے پیش کردہ امنڈمنٹ کو قبول کرتا ہوں ۔

ڈٹر کے سلسلہ میں بھی ترمیم پیش کی گئی ہے ۔ مدت کے بارے میں کافی روشنی ڈالی گئی ہے ۔ ۳۰ سال کی بجائے ۳۵ یا ۴۰ سال کیا جائے تو کونسا فرق پڑتا ہے میں سمجھ نہ سکا ۔

श्री: व्ही. डी. देशपांडे :—गंगापूर तालुके के जो केसेस मैंने आपके सामने रखे है वह पीरियड के लिहाज से ही रखे हैं।

شری بھگونت راؤ گاڑھے :— مطلب یہ ہے کہ آنریبل ممبر یہ تصور کررہے ہیں کہ خاص مدت میں جو ٹرانزیکشنس (Transactions) ہوئے ہیں اس میں اون کاشتکاروں کو شامل کیا جائے تو اس سے کوئی فرق نہیں ہوگا ۔ میں نہیں سمجھتا کہ اسکو مان بھی لیں تو کیا فرق پڑتا ہے ۔ زیادہ سے زیادہ وہ لوگ جو اوس سنہ میں آتے ہیں ڈیٹر کی تعریف میں آئینگے لیکن قانون کی دوسری صورتیں غیر متعلق نہیں ہیں ۔ دوسری طرف جو میعاد ہر قرضہ کے سلسلہ میں ہے یعنی انفکاک رھن وغیرہ کے بارے میں وہ کسی وجہ سے اپنی جگہ سے نہیں ہٹیگی اور کوئی خاص رلیف نہیں مل سکیگی ۔ میں کہونگا کہ اس پر جو اصرار کیا جارہا ہے وہ غیر اہم ہے اسلئے اسکو قبول نہیں کیا جا سکتا ۔

شری ایل ۔ این ۔ ریڈی :— انفکاک رھن کیلئے ۶۰ سالہ مدت ہے ۔ حیدرآباد کی حدتک انفکاک رھن کی مدت کو ۶۰ سال سے ۳۰ سال بنایا گیا ہے ۔

شری بھگونت راؤ گاڑھے :— اس بحث میں جانے کا موقع نہیں ہے ۔ ۶۰ سالہ مدت کن مدات کے سلسلہ میں ہے وہ ایک علحدہ مسئلہ ہے ۔ آخر میں کلٹیویٹ پرسنلی (Cultivate personally) کی جو تعریف کی گئی ہے وہ ایسے لوگوں سے متعلق ہے جو پوری طرح کاشت کرتے ہیں ۔ میں عرض کرونگا کہ اس میں لیبرر کے تعلق سے یہ رکھا گیا ہے کہ وہ پرسنلی کلٹیویٹ کرسکتے ہیں یا لیز پر دیسکتے ہیں ۔ اس طرح انکو رلیف ملگئی ہے ۔ اگر غیر کاشتکار کو آپ اس میں کھینچکر لانا چاہیں تو قانون کے مقصد کے خلاف ہوگا ۔

یہ چند باتیں تھیں جن کے متعلق میں اپنے خیالات کا اظہار ضروری سمجھتا تھا ۔ اس جانب سے جو مباحث ہوئے ہیں انکے پیش نظر میں سمجھتا ہوں کہ ممبر انچارج آف دی امنڈمنٹ مطمئن ہوچکے ہونگے اور انہیں اسلئے بھی مطمئن ہوجانا چاہئے کہ اسپرٹ میں کوئی فرق نہیں ہے ۔ اسلئے میں اپیل کرونگا کہ وہ اپنے امنڈمنٹ کو واپس لے لیں ۔ میعاد کے تعلق سے جو امنڈمنٹ ہے میں اسکو قبول کرتا ہوں ۔

*श्री. व्ही. डी. देसपांडे :—मैं अपनी अमेंडमेंट के सिलसिले में कुछ कहना चाहता हूं। यह जो कहा गया है कि तीस साल के बदले चालीस साल रखा जाय अुसके बारे में कुछ मजाक सा भी कहा गया है। आनरेबल डेप्युटी मिनिस्टर ने फरमाया था कि मैं गंगापूर के बारे में वाजे करूंगा। मैं अिंतजार करता रहा लेकिन अुन्होंने कुछ नहीं कहा। वहां का मसला अैसा है कि अगर हम अुनको मुद्दत नहीं देते तो अुनको अिस कानून के तहत हम कव्हर नहीं कर सकते। अभी अेक आनरेबल मेंबर ने बताया कि अिनफेकाके रहन के सिलसिले में साठ साल की मुद्दत हो सकती है। मैंने तो अेक पूरे तालुके का स्पेसिफिक अेक्जाम्पल आपके सामने रखा है।

شری بھگونت راؤ گاڑھے :— ۳۰ سال کی مدت کس قانون کی کونسی مد میں ہے ذرا اسکی وضاحت کیجئے تو مناسب ہوگا۔

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—अिंडियन लिमिटेशनन्स अैक्ट में है, अैसा बनाया जा रहा है।

An. hon. Member : It is not like that.

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—मेरा कहना है कि तीस के बदले चालीस रखने के लिये जो सुझाया जा रहा है वह बिना किसी मकसद के नहीं सुझाया जा रहा है। अुसके पीछे कुछ मकसद है। बंबअी के कानून में १९४० के पहले के तीस साल लिये गये हैं। अिसलिये वह १९१० तक चले जाते हैं। हमारे यहां चूंकि १९४७ की मुद्दत ली है अिसलिये हम १९१७ तक गये हैं। अगर हम १९४५ साल लेते तो १९१५ तक जाना पडता। लेकिन मैं यह कहना चाहता हूं कि जो अिल्जाम हमारे अूपर लगाया जा रहा है कि मियाद आगे पीछे करने से कोअी फायदा नहीं होगा वह तो खुद कानून में मौजूद है। अिस तरह की जो तबदीली की जाती है वह किसी मकसदसे की जाती है। अिसलिये मैं कहूंगा कि मेरी तरमीम का लिहाज करना चाहिये।

दूसरी बात में अेक्सप्लनेशन के बारे में बताना चाहता हूं। होल्डर की डेफिनीशन में बल्तेदार को रखा गया है। अिसमें यह बताया गया है कि " who has been cultivating land personally " अिसके माने यह हैं कि वह खुद खेती करे या नौकर रखे। अगर अुसने अपनी जमीन लीज पर दी है तो वह खुद अिसके तहत कव्हर नहीं होगा। आपने छोटासा अिनाम जिसको दिया है वह अगर खुदकाश्त नहीं करता तो वह अिससे फायदा नहीं अुठा सकता। अेक्सप्लनेशन नंबर अेक और दो में तो आप अुसको अेक्जेम्प्ट करते हैं। लेकिन अुन सूरतों में जिस तरह से अुसको नौकर होतेहुवे भी कल्टीवेटर तसव्वुर करते हैं अुसी तरह से जो देहात में काम कर रहा है अुसको होल्डर की डेफिनीशन में लाना क्यों महसूस नहीं कर रहे हैं ? पहले डेफीनीशन्स में तो देहात में काम करने वालों को लाना जरूरी महसूस किया गया है। फिर अिसके बारे में क्यों नहीं अैसा किया जा रहा है ? अेक तरफ आप अुसको सामिल करते हैं लेकिन दूसरी तरफ अुसको फायदा हासिल करने नहीं देते। वह वहां की कम्युनिटी का काम अेक्चूअली कर रहा है क्योंकि यहां पर अैसे अल्फाज हैं कि—

".. useful to Government or village community which service is actually performed. ....

अिसलिये जो खुद कम्युनिटी की सर्विस कर रहा है अुसको सहूलत देने के लिहाज से अगर वह टेनंट भी रखता है तो वह परसनली कल्टीवेट कर रहा है अैसा समझ कर डेटर की डेफिनीशन में अुसको लाना चाहिये। यह चीज में आपके सामने रखना चाहता हूं।

Mr. Speaker : The question is :

" That in line 2 of item (*ii*) of sub-para (*a*) of para (6) for

'not more than 30 years before' substitute 'since 1st January, 1910 upto'. "

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

" That in lines 2 and 3 of item (*ii*) of sub-para (*a*) of para (6) for 'not more than 30 years before 30th January, 1947', substitute 'since 1st January, 1910 upto the coming into operation of this Act'. "

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

" That in line 2 of item (*ii*) of sub-para (*a*) of para (6) for '30' substitute '40'. "

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

" That for item (*iii*) of sub-para (*a*) of para (6) substitute the following :

'(*iii*) who has been cultivating any land personally for the cultivating seasons in any two years during a period of fifteen years preceding the date of coming into operation of this Act or the repealed Act ; and'. "

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

" That for item (*iii*) of sub-para (*a*) of para (6) substitute the following :

'(*iii*) who has been cultivating any land personally for the cultivating seasons in any two years since 1st January, 1938 upto the coming into operation of this Act, and'. "

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

" That in item (*iii*) of sub-para (*a*) of para (6)—

(*a*) in line 1: between 'cultivating' and 'land' insert 'any';

(*b*) in line 2 : for 'the two years immediately' substitute 'any two years'. "

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

" That in lines 3 and 4 of item (*iii*) of sub-para (*a*) of para (6) omit 'of the establishment of the Board concerned under'."

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

" That in line 4 of Explanation (1) to para (6) between 'land' and 'or' insert : 'above one family holding as declared for the local area under the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act, 1950'."

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The questions is :

"That after Explanation II in para (14), add the following :

' *Explanation III.*—Person performing service useful to Government or village community will be deemed to cultivate the land personally notwithstanding the fact that the land is cultivated on behalf of such perons by servants or hired labour or by tenants'."

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

" That after sub-para (*b*) of para 6, insert the following para :

'(*c*) any person—

(*i*) who is indebted ;

(ii) who is an agricultural labourer or a toddy-tapper or a shepherd or does service useful to the village community or village administration'."

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The amendment to amendment of Shri Newasika , viz :

" In sub-clause (5) of Clause 2, after the last wo d 'labour' substitute comma for the simi-colon, and add the following: 'or any liability for the recovery of which remedy is barred by limitation' ;" has been accepted by the Government. This serves the purpose of the amendments moved by Shri A. Raj Reddy and Shri Shamrao Naik. As such they need not be put to vote.

Shri Sham Rao Naik : My amendment differs from that of Shri A. Raj Reddy. If the instrument is not properly stamped or executed no liability or right can be enforced.

مسٹر اسپیکر۔ خیر میں آپ کی امنڈمنٹ ووٹ پر رکھونگا ۔

Mr. Speaker : The question is :

"(a) That for para (1) substitute the following :—

(1) 'Agricultural labourer' means a person who earns his livelihood by engaging himself in–

(a) agricultural operations on agricultural land either as a tenant or servant or hired labourer, or

(b) grazing of cattle, sheep etc.,

(c) carpenters, blacksmiths, etc. whose profession is incidental to agricultrue'. "

(b) "That in line 1 of para (5), between 'liability' and 'in' insert 'legally enforceable'. "

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

"That Clause 2 as amended stand part of the Bill".

The motion was adopted.
Clause 2 was added to the Bill.

Clause 3.

Shri S. Akhtar Hussain : I beg to move :

"That at the end of the clause, add the following proviso ;
'Provided that the Act shall be applicable to the debts and liabilities of a debtor falling under sub-clauses (*i*), (*ii*) and (*iii*), if he is a holder of a land equal to or less than the area of a family holding declared for the area under the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act, 1950, or is an Agricultural labourer.' "

Mr. Speaker : Amendment moved.

شری سیداختر حسین۔ جناب اسپیکر صاحب ۔ میں نے اس مسودہ قانون کے تیسرے کلاز میں جو ترمیم پیش کی ھے اوس کا مقصد محض یہ ھے کہ اون کسانوں کو جنہوں نے مختلف ذرائع سے قرضے حاصل کئے ھیں اس قانون کے تحت ریلیف دینے کی کوشش کیگئی ھے لیکن اس میں ایسے قرضے جن کا تعلق مالگزاری سے یا امداد باھمی کی انجمنوں سے ھے وہ خارج سمجھے گئے ھیں ۔ اس کا صاف مطلب یہ ھے کہ ھمارے کاشتکار جو مختلف اسباب کے تحت اور اپنی زرعی مجبوریوں کی وجہ سے مختلف اوقات میں مختلف ذرائع سے قرضہ حاصل کرتے رھے ھیں اون میں سے چند ذرائع کو اس قانون میں لایا گیا ھے ۔ اور اون کے قرضوں کا بوجھ کم کرنے کے سلسلہ میں کچھ امداد اس قانون کے ذریعہ فراھم کیگئی ھے ۔ لیکن ایسے قرضے جن کا تعلق حکومت یا کوآپریٹیو سوسائٹیز سے ھے اون سے ریلیف دینے کی گنجائش اس قانون میں مجھے کہیں نظر نہیں آتی۔ میں مانتا ھوں کہ ایسے کاشتکار کی تعریف میں آتے ھیں یا جن کے پاس زیادہ مقدار میں زمین ھے اون کے لئے کوئی ایسی گنجائش اس قانون میں نہیں ھونا چاھئے کہ انکے سرکاری قرضے معاف کئے جائیں یا انکو کم کیا جائے۔ لیکن ھمارے پاس بہت بڑی تعداد میں ایسے کاشتکار بھی ھیں جو زمین پر تو کاشت کرتے ھیں لیکن جن کے پاس زیادہ زمین نہیں ھے اور جنہوں نے مختلف حالات میں اور مختلف مجبوریوں کے تحت ساھوکاروں کے قرضے یا حکومت کے ٹیکسس ابھی باقی رکھے ھیں یا کوآپریٹیو سوسائٹیز سے قرضے حاصل کئے ھیں جو ادا نہیں کرسکے ھیں اون پر بہت ھمدردی سے غور کرنا چاھئے ۔ اگر اس قانون کا منشاء یہ ھے کہ زرعی کسانوں کا بوجھ کم

کیا جائے اور کسانوں کو زیادہ سے زیادہ ریلیف دینا حکومت کے پیش نظر ہے تو اس لحاظ سے میں اس حد تک اس میں ترمیم کرناچاھتا ھوں کہ جن کاشتکاروں نے حکومت کے ٹیکسس ادا نہیں کئے ھیں اور کوآپریٹیو سوسائیٹیز وغیرہ کے قرضے جنکے ذمے باقی ھیں جوکہ فقرات ۱ - ۲ - اور ۳ میں آتے ھیں اور جن کے پاس صرف ایک فیملی ھولڈنگ یعنی ایک خاندانی مقبوضہ کی حدتک یا اس سے کم زمین ھوتو اون کو اس میں شامل کرنا چاھئے - دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ ھے کہ ایسے کاشتکار جن کے پاس ایک خاندانی مقبوضہ یا اس سے کم زمین ھے وہ اگر اس قانون کے اندر اس طرح سے بٹھائے جائیں کہ انہوں نے کوآپریٹیو سوسائٹیز سے جو قرضہ لیا ھے یا گورنمنٹ کے ٹیکسس جو انکے ذمے باقی ھیں اون کے ایسے قرضے بھی اسکیل ڈاؤن کئے جاسکتے ھیں - ایسا کرنے کی وجہ سے کاشتکاروں کے ایک خاص سکشن کو فائدہ ھونے والا ھے اور اس میں گورنمنٹ کا بھی زیادہ نقصان نہیں - اگر حکومت کا منشاء یہ ھے کہ زرعی قرضوں کا بوجھ کم کیا جائے تو جس طریقہ سے اکثر موقعوں پر خاص خاص قسم کی معافیاں دی گئی ھیں اوسی طرح سے اگر اس قانون کے اندر کسانوں کے اس ایک سکشن کو بھی لیا جائے تو جہاں تک میرا اندازہ ھے اوس کا بوجھ حکومت پر زیادہ نہیں پڑیگا اس لئے ایسے کسانوں کی تعداد ھمارے پاس بہت کم ھے - خصوصاً وہ کاشتکار جنہوں نے حکومت کے ٹیکسس ادا نہیں کئے یا مالگزاری اداء نہیں کی یا کوآپریٹیو سوسائٹیز وغیرہ کے قرضے باقی ھیں اون کی تعداد بہت کم ھے - اور ظاہر ھے کہ حکومت کی مشنری ٹیکس وصول کرنے کے سلسلہ میں مالگزاری وصول کرنےکے سلسلہ میں اور کوآپریٹیو سوسائٹیز کے قرضے وصول کرنے کے سلسلہ میں جب متحرک ھوتی ھے تو زیادہ شدت کے ساتھ ان لوگوں کے لئے متحرک ھوتی ھے جنکے پاس کم زمین ھے اور جو چھوٹے لوگ ھیں وہ قرضے وصول کرتی رھتی ھے ایسے کسان جنہوں نے یہ نہیں دیا ھے - تقاوی کے قرضے نہیں دئے ھیں یا امدادی انجمنوں کے قرضے باقی ھیں انکی زیادہ سے زیادہ تعداد چند لاکھ تک پہونچے گی - اگر حکومت کے پاس ڈیٹا (Data) ھے تو معلوم ھوگا کہ یہ قرضے اس سے زیادہ نہیں ھونگے - لیکن یہ لوگ خاص حالات اور ملک کے معاشی بحران کے تحت بہت پریشان ھیں اسلئے یہ ضروری ھے کہ ایسے کسانوں کو زیادہ سے زیادہ ریلیف دیا جائے - اگر اس دفعہ کے تحت ایسی گنجائش رکھی جاتی ھے تو وہ اس امداد سے فائدہ اٹھا سکتے ھیں اسلئے میں سمجھتا ھوں کہ میری یہ ترمیم حکومت کے لئے قابل قبول ھوگی - یعنے یہ کہ اگر چھوٹے کاشتکار (ایک خاندانی مقبوضہ کی حد تک) حکومت کے ٹیکسس واجب الادا ھیں - کوآپریٹیوسوسائٹیز کے قرضے یا تقاوی کے قرضے واجب الاداھیں توانکے لئے بھی ریلیف دیاجائے -

شری کے - وینکٹ رام راؤ :- کلاز (۳) کے تحت پراویژو اضافہ کرنے کے لئے ھماری طرف سے جو امنڈمنٹ پیش کیا گیا ھے اسکا مطلب یہ ھے کہ حکومت کو جو

قرضہ‌جات واجب‌الادا ہوتے ہیں اور کوآپریٹیو سوسائٹیز کو جو قرضہ‌جات واجب‌الادا ہوتے ہیں وہ بھی اس ایکٹ کے پرویو(Purview) میں لائے جائیں۔ یوں تو دفعہ ۲۲ کے تحت یہ قرضہ‌جات بھی اس میں آجاتے ہیں کیونکہ وھاں کلکٹر اور رجسٹرار کوآپریٹیو سوسائٹی کو نوٹس جاری ہوتی ہے لیکن اون میں ایک نوٹس یہ بھی جاری ہوتی ہے کہ کس قدر کمی کرنے کے لئے وہ آمادہ ہیں۔ اس لحاظ سے ایک طرح تو اسکو پرویو میں لایا جارہا ہے لیکن وہ ان ڈسکریمنیٹلی لایا جارہا ہے۔ ایسے مقروض آسامی کو جو پندرہ ہزار کا مقروض ہے اس قسم کی رعایت دے رہے ہیں تو یہاں امنڈمنٹ کا مقصد یہ ہے کہ پندرہ ہزار کا جو مقروض ہے اسکو نہیں بلکہ ایسے چھوٹے کاشتکار جن کے پاس ایک فیملی ہولڈنگ کی اراضی ہے اسکو اس قسم کی سہولت دیجائے۔ یعنے جو بڑے بڑے لینڈ لارڈس اور آسامی ہیں انکو اسکا فائدہ نہ پہونچے۔ اسطرح ہم جو فائدہ دینا چاہتے ہیں اسکو رسٹرکٹ کررہے ہیں۔ نہ صرف رسٹرکٹ کرنا چاہتے ہیں بلکہ دفعہ ۲۲ اور اسکے بعد میں جو فردر رسٹرکشن (Further restriction) ہے وہ موثر ہو۔ اور اسکے ساتھ جو اسکیلنگ ڈاؤن اور فردر اسکیلنگ ڈاؤن ہے اس میں سہولتیں مہیا کیجائیں لیکن اس کلاز کے موجودہ حالت میں رہنے سے اس قسم کے امکانات نہیں ہیں اور جو ریلیف ہم چھوٹے کاشتکاروں اور بڑے کاشتکاروں کو دینا چاہتے ہیں جو معاشی بحران کی چکی میں پس رہے ہیں وہ نہیں دے سکتے۔ اس طریقہ سے یہ ایک ریزنیبل اور سیدھا سادھا امنڈمنٹ ہے۔ اگر اسکو مان لیں تو پورے ایکٹ کے جو اغراض و مقاصد ہیں وہ پورے ہوتے ہیں اور یہ خلاف نہیں پڑتا۔ یہ ہمارا ہی امنڈمنٹ نہیں ہے بلکہ انڈیا گورنمنٹ نے جو کاڈگل کمیٹی بٹھائی تھی اور جس کا حوالہ کارآیا کمیٹی میں بھی آیا تھا میں ایوان کی سہولت کی خاطر ملاحظہ میں لاسکتا ہوں جیسا کہ میں نے جنرل ڈسکشن اور بل کو سلکٹ کمیٹی کو ریفر کرتے وقت بھی کیا تھا۔ اسطرح یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے بلکہ کانگریس اگریرین کمیٹی کا بھی یہ مسلمہ اصول ہے۔ اسلئے حکومت سے متعلق جو قرضہ‌جات ہیں انکو بھی اسکیل ڈاؤن کیا جائے۔ چاہے وہ محصول ہو رنٹ ہو یا قرضہ کیلئے ہو لیکن ان میں اہم بوجھ محصول کا بھی ہے یہ بقایا چھوٹے لوگوں پر کس وجہ سے آیا ہے یعنی کوئی شخص فرار ہوجاتا ہے اور مالگزاری ادا نہیں کرتا تو وہ باپ کے طور پر مالگزاری کا بقایا چلا آتا ہے۔ اس طرح چھوٹے چھوٹے کسان جنکے پاس ایک فیملی ہولڈنگ کی اراضی بھی نہیں ہے اون پر بار پڑتا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آنریبل منسٹر اسکو قبول کرینگے۔

श्री. शेषराव माधवराव वाघमारे (निलंगा) :—स्पीकर, सर, यह जो अमेंडमेंट पेश की जा रही है अुसका मन्शा तो ठीक है। लेकिन अुसका जो असर होगा वह अच्छा नहीं होगा। अगर यह अमेंडमेंट मान ली जाय तो अुसका अर्थ यह होगा कि गव्हर्नमेंट का जो कर्जा है वह भी न कैसे

की नियत आव्वाम में पैदा होगी। जरेमालगुजारी का जो बकाया है वह भी न दिया जाय तो चल सकता है। अैसा अेक प्रोविजन अिस कानून में किया जायेगा तो लोग सोचेंगे की अिस के तहत हम सरकार का भी बकाया डुबा सकते हैं। अिसका असर यह होगा कि यदि गव्हर्नमेंट के खजाने में बराबर पैसा नहीं आया तो गव्हर्नमेंट को अपनी मशिनरी चलाना नामुमकिन होगा। और पैसे खजाने में न आने कारण रुकावटें पैदा होंगी।

दूसरी चीज यह है कि आम तौर पर जब किसी के पास पैसे बकाया होते हैं और अुसे देने की शक्ती नहीं होती तो अुस को वसूल करने में गव्हर्नमेंट रियायतें देती है। जब कभी कहत आदि के हालात होते हैं तब गव्हर्नमेंट बकाया वगैरा माफ ही कर देती है। अिस तरह के अेखत्यारात गव्हर्नमेंट को हैं और जब कभी अैसी जरूरत होती है तब गव्हर्नमेंट जरूर अुस तरह से कदम अुठाती है। तो अैसे हालात में किस कानून में अैसी कोअी चीज रखना मै मुनासिब नहीं समझता जिससे कि कर्जा लेनेवालों में अैसा खियाल पैदा हो कि गव्हर्नमेंट का कर्जा भी हम डुबा सकते हैं। अगर अैसा खियाल जनता में पैदा हो जाय तो फिर सरकार का काम करना भी दुश्वार हो जायेगा। अिसलिये मेरी आपसे यह प्रर्थना है कि आप यह अमेंडमेंट वापस ले लें। और जो कानून लाया गया है अुसे जल्द से जल्द पास कर लें।

श्री. देवीसिंग चौहान :—अध्यक्ष महोदय, और अेक दृष्टि से भी अिस अमेंडमेंट की तरफ देखा जा सकता है। जो अेक्सप्लनेशन दिया गया है वह तो ठीक है; लेकिन यह देखना होगा कि अिससे डेटर का फायदा होगा या नहीं, अिसमें मुझे शुबाह है। अॅग्रिकल्चर डेट्स का जो व्हॉल्यूम (Volume) है, जो कर्जा है अुसका हिस्सा गव्हर्नमेंट के पास या को-ऑपरेटिव्ह सोसायटीज के पास बहुत कम है। देहाती भागोंमें कर्जे की बहुत बडे पैमाने पर जरूरत है। अॅग्रिकल्चरल क्रेडिट की जियादा जरूरत होती है। लेकिन को-ऑपरेटिव्ह सोसायटीज या गव्हर्नमेंट की तरफ से कॉफी कर्जा आम तौर पर नहीं दिया जाता है। कास्तकार जियादा तर जो कर्जा लेता है वह लोकल साहुकारोंसे यानी मारवाडी, पठान, आदि लोगों से ही लेता है। अिस कर्जे का जियादा तर हिस्सा अिन्हीं लोगों के पास रहता है। गव्हर्नमेंट की तरफ से तो बहुत कम कर्जा मिलता है। अैसी हालत में आप यदि यह अेक्सप्लनेशन अिसमें लाना चाहते हैं तो अुससे डेटर का तो जियादा फायदा नहीं होगा। अुस के जो असरात होने वाले हैं, वे जियादा खतरनाक हैं।

को-ऑपरेटिव्हज को भि यदि अिस तरह अिस कानून के जद में लाया जाय तो को-ऑपरेटिव्हज का काम जियादा मुतासिर होगा।

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—ऑनरेबल मेंबर को-ऑपरेटिव्ह सोसायटीज के सदर के नाते बोल रहे हैं या मेंबर के नाते ?

श्री. देवीसिंग चौव्हान :—आप चाहे जैसे समझ सकते हैं। लेकिन मैं अेक सदर के नाते और अेक मेंबर के नाते भी बोल रहा हूं। मेरा कहना है कि अिसमें को-ऑपरेटिव्हज का बडा नुकसान होगा। को-ऑपरेटिव्हज और दूसरे लोकल बॉडीज के पास काश्तकारों का बहुत कम कर्जा है, और गव्हर्नमेंट का कर्जा भी कम है। अगर आप अिस तरह कानून में तबदीलियां करें

तो डेटर की यह जहनियत होगी कि गव्हर्नमेंट का कर्जा कभी वापस ही नहीं करना है, और को-ऑपरेटिव्ह का कर्जा कभी वसूल नही होगा।

[*Shri Anna Rao Ganamukhi* (Chairman) in the Chair]

और अुसका सायकॅलॉजिकल असर बहुत बुरा होगा। अिस लिये अिस तरमीम की जरूरत नहीं है।

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—अध्यक्ष महोदय, मैं अिस सिलसिले में अेक दो बातें हाअुस के सामने रखना चाहता हूं। यह कहा गया कि यदि अिसे मंजूर किया जाय तो को-ऑपरेटिव्ह सोसायटीज पर और गव्हर्नमेंट पर बुरा असर होगा। और डेटर्स का भी बहुत फायदा नहीं होनेवाला है। जब हमारे यहां राजा की सिल्वर जुबिली हुवी अुस वक्त जो पुराने अॅरियर्स थे वे तमाम माफ कर दिये गये। १९४० के पहले के कर्जे आप माफ कर रहे हैं और १९४७ के बाद के भी कर्जे माफ कर रहे हैं तो फिर सिर्फ १९४० से सन १९४७ के कर्जे भी क्यों नहीं माफ किये जा सकते। अिन कर्जे में भी, मेरा खियाल है कि ४० फीसद स्केलिंग डाअुन (Scaling down) हो सकता है। कर्जे को ब्याड डेट्स (Bad Debts) आज पडे हुवे हैं वे गये कुछ सालों में कम होने की बजाय ज्यादा बडे हैं। लॅन्ड रेव्हिन्यु के जो बहुत पुराने अॅरियर्स हैं अुन्हें कम किया जाय तो अच्छा होगा। सब के सब अॅरियर्स डूबने की बजाय कुछ हिस्सा भी वापस आ जाय तो नुकसान जियादा नहीं होगा। कानूनी रास्ते से अिस पर अमल हो सकता है। मैंने सुना है की तकावी की भी बाकी अभी वसूल तलब है। यह जो पुराना बकाया अबतक पडा है अुसके सिलसिले में यही बेहतर रास्ता होगा की कुछ कम करके अुसे वसूल कर लें वरना सारी रकम डूब जायेगी।

अेक फॅमिली होल्डिंग अिसलिये रखा गया है कि जिसके पास अेक फॅमिली होल्डिंग की जमीन होगी अुसकी अितनी शक्ती नहीं रह सकती कि वह गव्हर्नमेंट का पूरा कर्जा वापस दे सके। अक फॅमिली होल्डिंग रखा जाय तो हुकूमत पर कर्जे का भार जियादा नहीं पडेगा।

मुझे यह सुनकर बडी हैरत होती है कि तत्त्व तो हमें मान्य है लेकिन अुसके तफसीलात मान्य नहीं हैं। यह कैसे हो सकता है? मुझे यहां पर अेक लब्ज याद आता है। लेकिन मैं अुसका अुच्चार करना नहीं चाहता क्योंकि मै नही जानता कि हिप्राक्सी या ढोंग यह लब्ज पार्लिमेंटरी है या नही अिसे भी यही कहा जा सकता है लेकिन अुस लब्ज का अिस्तेमाल नही करना चाहता। (हंसी)

आखिर में मैं यही कहना चाहता हूं कि यह जो तरमीम लाअी गअी है वह बहुत मुनासिब है, अुसे मंजूर किया जाय तो अच्छा होगा।

شری بھگونت راؤ گاڑھے :— کلاز(۳) کے بارے میں جو ترمیم پیش ہوئی ہے ان کے بارے میں مجھے یہ عرض کرنا ہے چھوٹے کلٹیویٹرس ہر قسم کی مراعات کے مستحق

هیں گورنمنٹ اون کے ساتھ صرف همدردی هی نہیں رکھتی بلکہ عملی طور پر همدردی کا ثبوت دیتی ہے - اس چیز کو تسلیم کرتے ہوئے بھی جب هم اس پر غور کرتے هیں تو معلوم هوتا ہے کہ جو ترمیم لائی گئی ہے وہ کسی طرح اس قانون میں نہیں بیٹھ سکتی - اس قانون کی اسپرٹ یہ ہے کہ کاشتکار طبقہ کی جہالت سے جو ناجائز فائدہ اٹھایا جاتا ہے جو استحصال کیا جاتا ہے اس کو رلیف دیا جائے - اسی لحاظ سے قرضہ کو اسکیل ڈاؤن کرنے کیلئے پراویژن کیا جا سکتا ہے - جو ترمیم آئی ہے اس میں یہ کہا گیا ہے کہ ایک فیملی هولڈنگ رکھنے والوں کے ذمہ کوئی سرکاری مطالبہ هوتو انکے ساتھ رعائتیں دی جائیں - گورنمنٹ کی جانب سے انہیں علحدہ رعائتیں دیجاتی هیں اور آئندہ جب بھی ایسے کوئی حالات هوں تو ان پر غور هو سکتا ہے - ان حالات میں یہ اصرار کرنا کہ اس قانون میں اس جزو کو شریک کیا جائے یہ کسی طرح درست نہوگا - یہ کہنا کہ تتوتومانیہ ہے لیکن تفصیل امانیہ ہے صحیح نہیں ہے - تتو بھی مانیہ ہے اور تفصیل بھی مانیہ ہے لیکن جو امنڈمنٹ لائی گئی ہے وہ اس میں نہیں جچتی - ٹیکزیشن کے بارے میں یہ بات تو ظاهر ہے کہ چھوٹی هولڈنگس رکھنے والوں پر ٹیکسس بھی کم هی عائد هوتے هیں بلکہ اکثر صورتوں میں ٹیکسس عائد هی نہیں هوتے - اس پر بھی آئندہ اگر مزید رلیف کی ضرورت محسوس کی جائے تو اس طرح امنڈمنٹ لاسکتے هیں لیجسلیشن لاسکتے هیں -

کوآپریٹیو سوسائٹیز کے بارے میں مجھے یہ کہنا ہے کہ اس میں انڈیویجولس (Individuals) کا هی شیر کیپیٹل رهتا ہے - اگر هم اس کو اسکیل ڈاؤن کریں تو اس سے کاشتکاروں هی کا مفاد متاثر هوگا - اس لحاظ سے کلٹیویٹرس کو جو پروٹکشن دینا چاهتے هیں انکے ساتھ جو همدردی هم اس قانون کے ذریعہ کرنا چاهتے هیں اس ترمیم کو اکسپٹ کریں تو انکا کوئی فائدہ نہوگا - میں نے جو وضاحت کی ہے اسکی روشنی میں مین آنریبل موور آف دی امنڈمنٹ سے امید کرتا هوں کہ وہ اپنا امنڈمنٹ واپس لینگے -

شری سید اختر حسین :— اوس جانب کے مباحث سننے کے بعد میں اس نتیجہ پرپہونچا هوں کہ انہیں یہ ترمیم دل سے تو اچھی معلوم هورهی ہے لیکن زبان سے اس کا اظہار اسلئے مناسب نہیں سمجھتے کہ اس طرح حکومت کی جانب سے جو مسودہ قانون لایا گیا ہے اس میں تبدیلی هونے سے کہیں انکی توهین و تذلیل نہ هوجائے - متعلقہ وزیر کی جانب سے یہ بات کہی گئی کہ یہ ترمیم کسی طرح اس مسودہ قانون میں نہیں بیٹھتی - یہ بات کسی بھی صاحب فہم کی سمجھ میں آنے والی نہیں - یہ قانون زرعی قرضوں کے متعلق ہے - ایسی تمام ترمیمات جو زرعی قرضوں سے متعلق هوں یہاں هم بٹھا سکتے هیں بشرطیکہ انکو بٹھانے کی کوشش کی جائے - ساتھ ساتھ یہ بھی کہا گیا کہ قرضوں کی تعداد بہت زیادہ نہیں ہے - حکومت کا زر مالگزاری ایسے کسانوں

کے ذمہ جو ایک فیصد ہوسنگ سے زیادہ نہیں رکھتے بہت کم ہے اسی طرح جو تقاوی
قرضہ سال ہے اس میں سے بھی کافی ادا ہوچکا ہے - اگر اس ترمیم کو قبول کیا جاتا تو
میں سمجھتا ہوں کہ قانون کی بنیادی اسپرٹ کی اس سے تائید ہوتی - لیکن بہرحال
حکومت اسکو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے - متعلقہ منسٹر نے کہا ہے کہ وقتاً فوقتاً
مختلف اعلانات کے ذریعہ ایسے اقدامات ہوتے رہتے ہیں - یعنے یہ ظاہر کیا گیا ہے
کہ اور یقین دلایا گیا ہے کہ آئندہ بھی ایسا عمل ہوتا رہیگا یہ سمجھا جائے -
اس اعتبار سے میں ترمیم کو واپس لینے کے لئے تیار ہوں - اور یہ توقع کرتا ہوں کہ
جو چھوٹے چھوٹے کاشتکار ہیں انکے قرضوں کو مختلف صورتوں میں معاف کیا جائیگا -
میں سمجھتا ہوں کہ متعلقہ منسٹر کی تقریر کا یہی لب لباب تھا گو کہ یہ واضح نہیں
تھا - اگر یہی اسپرٹ ہے تو میں اپنی ترمیم کو واپس لیتا ہوں -

I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Chairman : The question is :

"That Clause 3 stand part of the Bill".

The Motion was adopted.

Clause 3 was added to the Bill.

Clause 4

Shri K. Ramchandra Reddy : I beg to move :

"That in line 3 of sub-clause(1) for 'three' substitute 'nine'."

Mr. Chairman : Amendment moved.

Shri K. Venkat Ram Rao : I beg to move :

"That in line 3 of sub-clause (1) for 'three' substitute 'six'."

Mr. Chairman : Amendment moved.

Shri L. N. Reddy : I beg to move :

"That at the end of sub-clause (3) add 'to the best of his knowledge'."

Mr. Chairman : Amendment moved.

శ్రీ కె. రామచంద్రారెడ్డి:—

మిస్టర్ స్పీకర్, సర్,

ఈ క్లాజు 4లో ప్రధానంగా కాలపరిమితి ఎన్నైతే వుందో, అది సరిపోదని, ఆకాలపరిమితి 6 మాసాలుండాలని నేను సవరణ ప్రవేశ పెట్టాను. ఎందుకంటే, దీనిని గజెట్‌లో ప్రకటించిన 3 మాసాల తరువాత, చట్టం అమలులోకి వస్తుంది. తరువాత 3 మాసాలలోగా దరఖాస్తులు పెట్టుకోవాలని యిందులో వుంది. ఈ విధంగా 6 మాసాలవుతుంది. ఇంకొక ఆరుమాసాలు పెంచితే ప్రజానీకానికందరికీ బాగా తెలుస్తుంది. గ్రామాలలోని అమాయిక రైతులకు సాధారణంగా గజెటు ప్రకటనలు తెలియవు. కాబట్టి ఎక్కువ కాలపరిమితి నిర్ణయించినట్లయితే అందరికీ తెలియడానికి ఎక్కువ అవకాశం వుంటుంది. ఆ విధంగా సంవత్సరంలోపల దరఖాస్తుల్ని పెట్టుకోటానికి అవకాశం కలుగుతుంది కాబట్టి ఈ కాల పరిమితిని పెంచడానికి పెట్టిన నా సవరణను అందరూ అంగీకరించాలని కోరుతూ నేను ముగిస్తున్నాను.

شری کے۔ وی۔ رام راؤ :— مسٹر اسپیکر سر۔ میری جانب سے جو ترمیم پیش کی گئی ہے وہ دفعہ (۴) کے تحت جو درخواست پیش ہوتی ہے اسکی مدت کو بڑھانے کے سلسلے میں ہے۔ دفعہ (۴) کا تعلق دوسرے دفعات سے بھی ہے۔ جہاں کہیں بھی درخواست تین مہینے میں پیش نہ ہو یہ سمجھا جائیگا کہ معاملہ منسوخ ہو چکا یا قرضہ ساقط ہوچکا ہے۔ اس دفعہ کے لحاظ سے ڈیٹر اور کریڈیٹر دونوں پر یہ لازمی ہے کہ تین مہینے کے اندر کوئی بھی درخواست پیش کرے۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کس کو پہلے جانا چاہئے۔ یہ ہوسکتا ہے کہ کاشتکار کے پہلے رجوع ہونے سے اس کو فائدہ پہنچے۔ یا قرض دھندہ کے رجوع ہونے سے اس کو فائدہ پہنچے۔ یہ دفعہ دو دھاری تلوار کی مانند ہے۔

اس دو دھاری تلوار کا جو استعمال کیا جانے والا ہے اس میں کچھ مدت بڑھانے کے لئے ترمیم ہے۔ اس سے دونوں کو فائدہ ہوسکتا ہے۔ جتنے بھی قرض دھندہ ہوتے ہیں وہ اپنے معاملات کی حد تک بہت ہوشیار ہوا کرتے ہیں لیکن ہوسکتا ہے کہ مقروض بھی چالاک ہوں۔ تین مہینے کی مدت بہت کم ہے۔ مختلف قوانین اور اعلانات گزٹ میں چھپتے ہیں اور ایسے اشخاص جو قانونی پیشہ کرتے ہیں بہت سی چیزوں سے بے خبر رہتے ہیں ایسی صورت میں معمولی کسان سے اسکی کیسے توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ اون قوانین اور اعلانات سے جوگزٹ میں چھپیں فوراً با خبر ہوجائے اور ضروری کارروائی آغاز کردے۔ تین مہینے کی بجائے چھ مہینے رکھنے کے لئے ایک امنڈمنٹ اور تین مہینے کی بجائے ۹ مہینے رکھنے کے لئے دوسرا امنڈمنٹ آیا ہے۔ اور ایک امنڈمنٹ ”ٹو دی بسٹ آف ہز نالیج“ (to the best of his Knowledge) رکھنے کے لئے پیش ہوا ہے۔ قرضوں کا ڈیفینیٹلی حوالہ دینا قرضداروں کے لئے لازمی قرار

دیے گئے ہے - جتنے بھی رقومات ہوں ان کا حوالہ دینا لازمی ہے - قرضوں کا حوالہ نہ دیں یا وہ حوالے غلط ہوں تو دوسری دفعہ کے تحت فائن (Fine) یعنی جرمانہ عائد کیا جائیگا اور اخراجات کا بار عائد کیا جائیگا - فردر اسکیل ڈاؤن (Further scale down) کرنے کا جو سوال ہے وہ اس سے بھی محروم ہوجائیگا جس کی وجہ سے ایک مقروض کاشتکار پر بیجا بار پڑیگا - تو دی بسٹ آف ہز نالیج رکھیں تو الفاظ کچھ لچکدار ہو جائینگے - بات یہ ہے کہ قرض جو لیتا ہے اوس کے پاس حسابات نہیں رہتے - اس لئے ڈیٹر کے نقطہ نظر سے " تودی بسٹ آف ہز نالیج " کے الفاظ رکھے گئے ہیں - میں امید کرتا ہوں کہ اس پر غور کرکے اس امنڈمنٹ کو قبول کیا جائیگا -

* شری ایل - این - ریڈی :— مسٹر اسپیکر سر - میری ترمیم کا منشا یہ ہے کہ اپنے قرضوں کے سلسلہ میں جو ڈیٹر درخواست پیش کرتا ہے اس کے لئے پورے قرضہ جات کے پرٹیکیولرس (Particulars) دینا لازم ہے - جو لوگ دیہات کا تجربہ رکھتے ہیں ان کو معلوم ہے کہ کاشتکار کے پاس اسکا حساب کتاب نہیں رہتا کہ وہ قرض دھندہ کو کتنا روپیہ باقی ہے - اس لئے تفصیلات قرض کے بتانے کی ذمہ داری اوس پر عائد کرنا صحیح نہیں ہے - اپنے قرضہ کی حد تک جس حد تک وہ معلومات وہ رکھتا ہے اوسی حد تک بتانے کی ذمہ داری عائد کرنا البتہ درست ہوسکتا ہے لیکن کاشتکاروں کے موجودہ حالات کے تحت میں کہونگا کہ تفصیلات بتانے سے وہ قاصر رہتے ہیں - کیونکہ انہیں تفصیلات معلوم نہیں رہتے - دفعہ ۵ کے تحت حساب فہمی کے لئے درخواست پیش کرسکتے ہیں لیکن حساب فہمی کا نوٹس دینا مشکل ہے اس لئے " ٹو دی بسٹ آف ہز نالیج " کے الفاظ بڑھا دیئے جائیں تو مناسب ہوگا - جب ہم کاشتکاروں کی مدد کرنا چاہتے ہیں تو کاشتکاروں کی مشکلات کو محسوس کرکے ایسا قانون بنانا چاہئے جس سے ان کو سہولت ہو - امید کہ موور آف دی بل اس امنڈ منٹ کو قبول کرینگے -

دوسرے یہ کہ تین مہینے کی جو مدت رکھی گئی ہے وہ کافی نہیں ہے - قرضے دو قسم کے ہوسکتے ہیں - ایک تو رہن زمین کے سلسلہ میں دوسرے چالو قرضہ جات - ساہوکار رجوع ہوکر درخواست پیش کرسکتا ہے یا ڈیٹر خود جاکر درخواست پیش کرسکتا ہے - زمین جو ساہوکار کے قبضہ میں چلی گئی ہے تین مہینے میں درخواست پیش نہ کریں تو ساہوکار سے زمین واپس لینے کا جو حق دیا گیا ہے وہ ساقط ہو جاتا ہے - اس لئے تین مہینے کی مدت ناکافی ہے اس میں اضافے کی ضرورت ہے - قانونی تصور یہ ہے کہ جب قانون گزٹ میں چھپ جائے تو یہ سمجھا جائیگا کہ ہر کس و نا کس اس سے واقف ہوجائیگا - لیکن صرف یہ تصور کافی نہیں ہے بلکہ قانون سے پورا پورا فائدہ کاشتکار کو ملنا چاہئے اس لئے نو مہینے کی مدت رکھیں تو مناسب ہے - نو مہینے یہ اور گزٹ میں چھپنے کے تین مہینے کے بعد یہ قانون نافذ ہوگا اس طرح ایک سال کی مدت مل جائیگی - اس سے نہ صرف کاشتکاروں کا مفاد متصور ہے بلکہ قرض دھندوں کو بھی اس سے فائدہ ہوگا

کسی کو نقصان ہونے والا نہیں ہے - لہذا موور اس پر غور کرکے اس کو قبول کرلیں تو مناسب ہے -

श्री. शेषराव माधवराव वाघमारे :—अध्यक्ष महोदय, माननीय सदस्य ने जो तरमीम सुझायी है वह किसी तरह से मदयून के हक में नहीं है। जिसमें साफ तौर पर कहा गया है कि तीन महीने के अंदर मदयून या दायन कोओी भी हो अगर दरख्वास्त पेश करे तो अुसमें सवाल सिर्फ यह है कि अगर मदयून दरख्वास्त पेश न करे तो क्या होगा और दायन पेश न करे तो क्या होगा? अिस दफा का मन्शा यह है कि अगर मदयून दरखास्त पेश नहीं करता तो अुसका कुछ भी नुकसान होने वाला नहीं है। अिसको हम तसलीम करते हैं। लेकिन अगर वही दायन तीन महीने में दरख्वास्त पेश न करे तो दायन का कर्जा डूब जाता है । अिसलिये जो मियाद रखी गओी है वह मदयून के लिये नहीं है।

شری ایل - این - ریڈی :— اگر زمینات گئے ہیں اور واپس نہ ملیں تو کیا صورت ہوگی ؟

श्री. शेषराव माधवराव वाघमारे :—लेकिन किसी भी सूरत में मदयून का कोओी नुकसान नहीं हो सकता। नुकसान दायन का है। मदयून का नुकसान नहीं है। अिसलिये यह जो दोधारी तलवार है अुसका वार किसी तरह से दायन पर होगा, मदयून का अिसमें कुछ नहीं होगा अिसलिये में अर्ज करूंगा कि अिसमें कोओी विशेष बात नहीं है। अिसलिये तरमीम के अिन्चार्ज में बर साहब से में अपील करूंगा कि वे अुसको वापस ले लें।

شری بھگونت راؤ گاڑ ہے :— مسٹر اسپیکر سر - مجھے اس امنڈمنٹ کے سلسلہ میں کچھ زیادہ کہنا نہیں ہے - جو مدت رکھی گئی ہے وہ تین مہینے ہے - یہ قانون گزٹ میں چھپنے کے تین مہینے کے بعد نافذ ہوگا اس کے بعد تین مہینے کی مدت رکھی گئی ہے - اس طرح گویا چھ مہینے ملتے ہیں - چھ مہینے میں بھی مدیون کے واقف نہونے کا سوال پیدا نہیں ہوتا - اس مدت کو سلکٹ کمیٹی نے بھی کافی تصور کیا ہے - دوسری چیز " ٹو دی بسٹ آف ہز نالیج " (To the best of his Knowledge) کے الفاظ اس لئے ضروری نہیں ہیں کہ ہر درخواست کے ساتھ تصدیق ہوتی ہے کہ " میں اپنے علم کی حد تک واقعات بیان کیا ہوں " ہرایک کی تصدیق " ٹودی بسٹ آف ہزنالیج " کی حد تک ہوتی ہے - ایسے الفاظ درخواست میں لکھنا پڑتا ہے - اس کے بعد ایسی صراحت غیرضروری معلوم ہوتی ہے - اس کے باوجود بھی تھوڑی دیر کے لئے اگر کاشتکار قرضداروں کے نام بھول گیا ہے تو دفعہ ۴۷ کے تحت کورٹ کو پاور (Power) دیا گیا ہے کہ وہ اس پارٹی (Party) کا اضافہ کرسکتی ہے یا خارج کرسکتی ہے - اگر یہ معلوم ہو کہ کاشتکار غلطی سے کوئی نام چھوڑ دیا ہے تو ضابطہ دیوانی

میں جو اصول مدون ہے اس کو دفعہ ۳ے میں قبول کیا گیا ہے - ممکن ہے میعاد گزرنے کا عذر سامنے آئے تو اس قانون کے ذریعہ اس کو بھی ہٹایا گیا ہے - ایسے احکام صادر کرنے کا عدالت دیوانی کو اختیار دیا گیا ہے - اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ تین مہینے کی جو مدت ہے وہ کافی ہے اور "ٹو دی بسٹ آف ہز نالیج " کے الفاظ کے اضافے کی بھی ضرورت نہیں ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اس صراحت کے بعد موور آف دی امنڈ منٹ تینوں امنڈمنٹس واپس لینگے کیونکہ سلکٹ کمیٹی نے بھی اس میں تبدیلی کی ضرورت نہیں محسوس کی ہے -

Mr. Chairman : The question is :

"That line 3 of sub-clause (1) for "three" substitute "nine."

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is :

"That in line 3 of sub-clause (1) for "three" substitute "six"."

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is :

"That at the end of sub-clause (3) add "to the best of his knowledge "."

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is :

"That Clause 4 stand part of the Bill"

The motion was adopted.

Clause 4 was added to the Bill.

Clause 5

Shri V. D. Deshpande : I beg to move :

"That at the end of line 4 of para (*b*) of sub-clause (1) add

' to the best of his knowledge '. "

Mr. Chairman : Amendment moved.

Shri Udhavarao Patil : I beg to move :

"(*a*) That at the end of proviso to sub-clause (1) add the following second proviso :

'Provided further that the creditors or the debtors, as the case may be, shall cause to serve the notice, within the period of three months, from the commencement of this Act'. "

"(*b*) That at the end of sub-clause (2), add the following :

' and such notice shall be deemed to be an application under section 4'. "

Mr. Chairman : Amendment moved.

*श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—मेरी यह तरमीम अुसी स्पिरिट के तहत है जिस के तहत अिसके पहले के क्लाज को तरमीम मुव्ह की गअी थी। अभी क्लाज ५ के तहत जो मांग की गअी है वह अिस तरह है।

"Every debtor, on being required to do so by notice in writing by any of his creditors, shall, within two months from the date of the receipt of such notice, file before the Court a true and correct statement :

(*i*) of all the debts owed by such debtor ;

(*ii*) whether he holds any land used for agricultural purposes and whether he has been cultivating land personally;

(*iii*) of his income from agriculture and from sources other than agriculture in the year preceding the date of the notice.

The debtor shall at the same time send a copy of such statement to such creditor. "

ये तमाम तफसीलात अुसको नोटिस मिलने के बाद दो महीने के अंदर पेश करने चाहिये पहले जैसा है कि अगर वह ठीक तौर पर तमाम मालूमात नहीं देता तो अुसपर लायबिलीटी आयद हो जाती है। अिसलिये यहां पर (बी) के आखिर में कहा गया है कि

"file before the Court a true and correct statement to the best of his knowledge'.

अगर ये अल्फाज बढा दिये जाते है तो अुस सूरत में गुंजाअिश रह सकती है और वह कह सकता है कि मेरी अपनी मालूमात की हद तक तमाम चीजें कोर्ट के सामने मैंने रखी है और जैसा कि आपको मालूम है सिर्फ चंद दफात के तहत ही अुसको वकील रखने की गुंजाअिश रखी गअी है। दफा चार और पांच के तहत वकालतन कोअी चीज रखने की गुंजाअिश नहीं है। अैसी हालत में डेटर की खराब हालत का खयाल रखते हुअे कानून में गुंजाअिश होनी चाहिये। जितनी सख्ती के साथ हम क्रेडीटर को कह सकते हैं कि वह पूरे तफसीलात दें अुतनी सख्ती के साथ डेटर पर यह शर्त आयद करना मुनासिब नहीं है। अुसके जो मालूमात हैं अुनको मद्देनजर रखते हुअे वह ऑनेस्टली (Honestly) जितनी कोशिश कर के कोर्ट के सामने मालूमात पेश करता है अुसी को मुनासिब समझना चाहिये। अिसी तरह से सेविंग के तौर पर मैंने तरमीम पेश की है। कोर्ट को मालूमात देते वक्त "टु दि बेस्ट आफ नालेज" वह अपने मालूमात पेश कर सकता है। अिसका खयाल अिसीलिये रखा गया है कि हमारे अनपढ किसान की हालत क्या है वह हम जानते हैं। मैं समझता हूं कि अिस तरमीम को मानने की कोशिश की जायगी।

* شری ادھو راؤ پٹیل :— مسٹر اسپیکر سر - سکشن (٥) کو میں ٹھیک نہیں سمجھتا - میں سمجھتا ھوں کہ وہ سوپر فلوس اور غیر ضروری ھے - سکشن (٥) اس طرح سے ھے -

"5 (1) Notwithstanding the fact that no application has been filed under section 4

(*a*) Every creditor, on being required to do so by notice in writing by any of his debtors, shall, within two months from the date of receipt of such notice, file before the Court a true and correct statement of all his claims against each debtor and shall at the same time send a copy thereof to such debtor, and

(*b*) every debtor, on being required to do so by notice in writing by any of his creditors, shall, within two months from the date of the receipt of such notice, file before the Court a true and correct statemment—

(*i*) of all the debts owed by such debtor;

(*ii*) whether he holds any land used for agricultural purposes and whether he has been cultivating land personally;

(*iii*) of his income from agriculture and from sources other than agriculture in the year preceding the date of the notice."

دوسری کلاز میں بعد میں پڑھونگا - اس بل کے سکشن (۳) میں یہ صراحت ہے کہ سکشن (۴) کے تحت چارہ‌کار کے لئے کورٹ میں اپلیکیشن دی جائیگی کورٹ اس کی تحقیقات کرے گا اور قرضہ اڈجسٹ کریگا - اگر بیرون عدالت سٹلمنٹ ہو جاتا ہے تو کورٹ سے اس کو سرٹیفائی کرایا جائے - سکشن (۵) میں یہ ہے کہ اگر اپلیکیشن نہ بھی دیا ہوتو کریڈیٹر پر اپنے اماؤنٹ کا صحیح حساب پیش کرنے کے لئے دو مہینے کی مدت رکھی گئی ہے - اس کے سب کلاز (۲) میں یہ ہے کہ کوئی ڈیٹر یا کریڈیٹر کوئی نوٹس تحت کلاز (۱) دے تو اوس کی ایک کاپی کورٹ کو بھی دینا لازمی ہے - لیکن میں کہونگا کہ اگر اماؤنٹ کا تصفیہ آپس میں ہی طے ہو جائے تو پھر کورٹ میں نوٹس بھیجنے کے بعد کورٹ کیا پروسیڈنگس اختیار کریگا - اس لئے میں نے یہ بڑھایا ہے کہ ایسی نوٹس کو ہی اپلیکیشن سمجھا جائے -

مسٹر چیرمن :— اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ اگر کریڈیٹر درخواست دیتا ہے تو ڈیٹر نان اپلیکنٹ ہو جاتا ہے اور اگر ڈیٹر درخواست دیتا ہے تو کریڈیٹر نان اپلیکنٹ ہوجاتا ہے - اس لئے یہ انٹرلوکیوٹری سکشن ہے -

شری ادھو راؤ پٹیل :— اگر اپلیکیشن نہ ہو تو نوٹس بھی نہیں دے سکتا -

مسٹر چیرمن :— اس کا منشاء ایسا نہیں معلوم ہوتا -

شری ادھو راؤ پٹیل :— یہاں یہ ہے کہ

"Notwithstanding the fact that no application has been filed under section 4...

یعنی کوئی اپلیکیشن سکشن (۴) کے تحت نہیں آتی ہے تو .... کریڈیٹر اور ڈیٹر دونوں کا رشتہ ایسا ہوتا ہے کہ یہ دونوں دلجمعی کے ساتھ عدالت میں صحیح اکاؤنٹ پیش نہیں کرسکتے - اور جب عدالت میں ہی جھوٹے اکاؤنٹ پیش ہوسکتے ہیں تو پھر آپس کے سٹلمنٹ میں تو اس سے زیادہ ہوسکتا ہے - لیجسلیشن کا انٹنشن بالکل صاف الفاظ میں ہونا چاہئیے - سکشن (۴) میں صاف یہ کہا گیا ہے کہ سکشن (۴) کے تحت اپلیکیشن نہ دے تو نوٹس دے سکتا ہے اور نوٹس دینے میں بھی یہ لزوم رکھا گیا ہے کہ کورٹ کو بھی کاپی دی جائے - لیکن جب کورٹ کو کاپی دی جائیگی تو کورٹ کیا کارروائی اختیار کریگا یہ اس بل میں صاف نہیں ہے - کلاز (۱۱) میں جہاں پندرہ ہزار قرضے کا تعین کیا گیا ہے وہاں بھی نو اپلیکیشن انڈر سکشن (۴) اینڈ (۸) . . . لکھا گیا ہے وہ بھی اون سے متعلق ہے - سکشن (۱۵) کے تحت اپلیکیشن آنے کے بعد کورٹ مختلف پارٹیز کو نوٹس دیگا - اور سکشن (۲۰) کے تحت اکاؤنٹ طلب کریگا - اس لئے

۴ کے تحت اپلیکیشن آنے کے بعد نوٹس کا جو پروسس ہے وہ بے معنی معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے میں نے یہ امنڈ منٹ دیا ہے۔ اماؤنٹ کے سلسلہ میں بھی میں امنڈمنٹ دینا چاہتا تھا لیکن وہ ایک ٹکنیکل چیز تھی۔ اس لئے میں عرض کرونگا کہ اگر اس کلاز کو آپ با اثر کرنا چاہتے ہیں تو میں نے جو امنڈمنٹ دیا ہے وہ منظور کرلیا جائے۔ یعنی سب کلاز (۲) میں نوٹس جو کورٹ کو آئیگی وہ اپلیکیشن انڈر سکشن (۴) سمجھی جائے۔ اس امنڈ منٹ کی وجہ سے کچھ معنی پیدا ہو جائینگے ورنہ یہ کلاز معلق رہ جاتا ہے۔

श्री. देवीसिंग चौहान :—दफा में अेक अमेंडमेंट लाअी गअी है । वह अिस तरह से है—टू दी बेस्ट आफ हिज नॉलेज (to the best of his knowledge) अिस अमेंडमेंट का मंनशा यह है कि डेटर की तरफ से यदि वाक्यात बयान करने में गलती हुअी तो अुसकी जिम्मेदारी दूसरे के अूपर पडे और डेटर अुसमें से बच जाय। यहां जो अलफाज रखे गये हैं अुनसे मालूम होता है कि डेटर पर सख्ती से अमल करने के लिये कहा जा रहा है और साहूकार को सहुलियत दी जा रही है। टू दी बेस्ट ऑफ हिज नॉलेज (to the best of his knowledge) के जगह पर यह अमेंडमेंट रखने की जरूरत है कि अॅज फॉर अॅज ह्यूमनली पॉसिबल (As for as humanly possible) क्योंकि टू दी बेस्ट ऑफ हिज नॉलेज के बजाय यदि अॅज फॉर अॅज ह्यूमनली पॉसिबल अैसा अमेंडमेंट दिया जाया तो ज्यादा मुनासिब होगा ।

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—आपका यह सजेशन मैं अमेंडमेंट टू अमेंडमेंट के तौरपर मानने के लिये तैयार हूं ।

श्री. देवीसिंग चौहान :—मैं तो यह अमेंडमेंट टू अमेंडमेंट वगैरा के तौरपर नहीं रख रहा हूं। आपका यह ख्याल है तो गलत है । मैंने सिर्फ अितना ही बताने की कोशिश की कि अिस अमेंडमेंट के लाने का आपका क्या मकसद है। और अुसे किस तरह रखा जाता तो ज्यादा मुनासिब होता । अिससे तो डेटर की जिम्मेंदारी ज्यादा बढती है लेकिन डेटर की जिम्मेदारी कम करने की कोशिश की जा रही है । डेटर की तरफ से कोअी गलती होती है और अुसका कॉगनिजन्स यदि अदालत लेती है तो डेटर पर ज्यादा जिम्मेदारी होगी क्यों कि आपने यह रखा है कि टू दी बेस्ट ऑफ हिज नॉलेज। सेक्शन १६ में यह कहा गया है कि डेटर की तरफ से यदि कर्जा सेटल करने के बारे में अप्लिकेशन नहीं दी गयी, या दी हुअी अप्लिकेशन वापस ली गअी हो तो सेक्शन ८ या सेक्शन १२ के तहत कोर्ट अमल करता है। आपकी अमेंडमेंट लाअी है अुससे तो डे्र की जिम्मेदारी और भी बढ जाती है। अुसका यदि आप फायदा करना चाहते हैं तो अमेंड मेंट को वापस लेना अच्छा होगा । दूसरी जो अमेंडमेंट दफा पांच में लावी गअी है अुस में कहा गया है कि क्रैडिटर या डेटर अिस कानून के पास होने के बाद तीन महिने में नोटिस दे सकता है। अैसा समझा जायेगा कि वह दरखास्त दफा चार के तहत पेश की गअी

हैं । और कर्ज़ में स्केलिंग डाअुन (Scaling down) किया जायेगा । स्केलिंग डाअुन की कार्यवाही दफा ८ के तहत होती है न कि दफा ५ के तहत । दफा ५ के तहत दरख्वास्त पेश करने का मकसद यह है कि डेटर और क्रैडिटर को अेक दूसरे के मामलात के बारेमें मालूमात हो सकें ।

مسٹر چیرمن :— باوجود اس کےکہ اس کی کوئی درخواست دفعہ (۴) کے تابع نہ ہو کیا وہ معلومات حاصل کرسکتا ہے ؟

श्री. देवीसींग चौहान :—जी, हां, अुसके पहले के अलफाज अिस तरह से है ।

Notwithstanding that no application had been filed under Section 4. "

दफा ४ के तहत अप्लिकेशन पेश न होने के बावजूद डेटर या क्रैडिटर को अपना स्टेटमेंट देना पडता है, जिससे कि अेक दूसरे की पोजिशन साफ हो जाय ।

شری ادھو راؤ پٹیل :— اگر اسٹیٹمنٹ نہیں دیتا ہے تو کیا کوئی سزا ہے تا کہ لازمی طور پر جواب دے . . .

श्री. देवीसींग चौहान :—मैं ने तो पहलेही अर्ज किया है कि कानून से अिस दफा पर कोअी कार्यवाही नहीं होगी, लेकिन क्रैडिटर शॅलप्रोव्हाअीड दि अिनफरमेशन (Creditor shall provide the information)

شری ادھو راؤ پٹیل :— سب کلاز (۳) میں جوکاسٹ آف پروسیڈنگس (Cost of Proceedings) دی جا رہی ہےوہ کیسے دی جا رہی ہے ؟

مسٹر چیرمن :— پراویژو میں ایسا کہا گیا ہے —

Provided that the Court may, for sufficient cause, extend, from time to time, the period within which the creditor or the debtor, as the case may be, may file such statement.

تو اسٹیٹمنٹ عدالت کے سامنے جائیگا اور پروسیڈنگس نہ ہو تو اس کو انٹرلکیوٹری (Interlocutory) طریقہ نہیں کہا جا سکتا یہ سمجھاجا رہا ہے ۔

श्री. देवीसींग चौहान :—जो अमेंडमेंटस पेश किये गये हैं अुनकी जरूरत नहीं है, अिस लिये वे वापस ले लिये जायें तो अच्छा होगा ।

شری مادھو راؤ پٹین :— سکشن (ہ) میں اس کو رکھا گیا ہے یعنی اس کو متعلق نہیں کیا گیا ۔

مسٹر چیرمن :— مجھے ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ ڈیٹر درخواست نہ دیا ہو تو کریڈیٹر اس کو دے سکتا ہے ۔

Shri V. D. Deshpande : May I know how many persons are piloting this bill ? (Laughter)

Mr. Chariman : I am not piloting it. I am only explaining certain points to remove misunderstanding and I am not taking part in the discussions. The members are of course free to express their opinions.

شری گوپال راؤ:— میں ایک امنڈمنٹ ٹو امنڈمنٹ مووکرنا چاھتا ھوں ۔

مسٹر چیرمن :— اگر آنریبل منسٹر اگری (Agree) کریں ۔

شری گوپال راؤ:— میں مووکرنا چاھتا ھوں چاھے وہ اگری کریں یا نہ کریں ۔
میں آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن کے امنڈمنٹ پر امنڈمنٹ پیش کر رھا ھوں ۔

"as correctly as humanly possible."

مسٹر چیرمن:— یہ تو جدید امنڈمنٹ ھے ۔ بسٹ آف نالیج کو پورا ختم کر رھے ھیں ۔

شری کے ۔ وینکٹ رام راؤ ۔ سبسٹیٹیوشن میں بھی امنڈمنٹ آسکتا ھے ۔

شری گوپال راؤ :— ابھی نواسیکر صاحب نے ایک امنڈمنٹ پیش کیا جو اسی قسم کا تھا ۔

مسٹر چیرمن ۔ وھاں ٹائم بار تھا ۔ اس کو ٹائم بارڈ ڈٹ کیا گیا ۔

شری گوپال راؤ:— یہاں بھی ویسے ھی ورڈز ھیں ۔

مسٹر چیرمن :— بعد میں دیکھینگے ۔

* شری انا جی راؤ گوانے :— کلاز (ہ) کی آنریبل ممبر جو سلکٹ کمیٹی کے چیرمن بھی رہ چکے ھیں صاف طور پر وضاحت کریں گے ایسا خیال کرتے ھوئے میں ان کی اسپیچ غور سے سن رھا تھا ۔ جو رائے آنریبل اسپیکر نے دی اسکی بھی وضاحت انہوں نے کی لیکن مجھے یہ کہنا ھے کہ ھم یہاں ایک قانون پاس کر رھے ھیں ۔ قانون میں تصوراتی یا قیاسات پر کلازس بنانا کسی طرح بھی صحیح نہیں ھوسکتا ۔ جب آپ ایک کلاز رکھتے ھیں تو اس کے تحت کریڈیٹر پرھو یا ڈیٹر پر کچھ پابندی ھونا چاھئے ۔ کوئی پروسیجر ھونا چاھئے یا کورٹ کو عمل کرنے کیلئے ھدایات ھونا چاھئیے لیکن یہ ایسا کلاز

ھے جس کا کسی دفعہ سے تعلق نہیں ھے جس کی کہ چیر من نے اقبال کیا اپلیکیشن دے یا نہ دے - اورکریڈیٹر نوٹس دے یا ڈیٹر انہیں اخراجات کی ایک اسٹیٹمنٹ دینا چاھئے یا نہیں کیونکہ اگر نہ دیں تو اسکا لزوم بھی نہیں ھے - دینے کے لئے آپ جو ہدایت کرتے ھیں وہ کچھ اس قسم کی ھے جیسی کہ ھم عام طور پر اصلاح کے لئے ھدایت دیتے ھیں خواہ اس پر عمل ھو یا نہ ھو - اس طرح میں سمجھتا ھوں کہ یہ ایک سپر فلوئس کلاز ھے - اگر ھدایت پر عمل نہ ھو تو کوئی کارروائی بھی نہیں ھوتی - اسلئے مجھے یہ کہنا ھے کہ ایک اس سنس میں ایک امنڈمنٹ پیش کیا گیا ھے کہ اگر کریڈیٹر یا ڈیٹر نے نوٹس دی ھو تو کیونکہ ، اس کی کاپی کورٹ کو بھیجی جاتی ھے اسی نوٹس کو ایک اپلیکیشن تصور کرکے یہ اختیار دیا جائے کہ کورٹ کارروائی کرے یہی اختیار کورٹ کو دینے کی اس امنڈمنٹ میں کوشش کی گئی ھے - یہ ایک صحیح چیز ھوسکتی - جب ھم ایک قانون بنا رھے ھیں تو اس میں کوئی ایسی چیز نہ ھونا چاھئے کہ عدالتیں آگے چل کر ھماری ھنسی اڑائیں - اس لئے اپلیکیشن دینے سے پہلے یا بعد نوٹس دینے کا لزوم ھونا چاھئے - یا پھر اگر غلطی سے یہ کلاز آیا ھے تو اس کو ڈیلیٹ کرنا چاھئے لیکن چونکہ اب وہ کمیٹی سے آگیا ھے اس لئے اس کو ویسا ھی رکھا جائے تو یہ پورے ھاؤز کے لئے مناسب نہیں ھے - اس لئے اس سپر فلوئس کلاز کو ڈیلیٹ کیا جائے یا نوٹس کو اپلیکیشن تصور کرتے ھوئے کارروائی کرنے کے لئے کورٹ کو ھدایت ھو - میں سمجھتا ھوں کہ آنریبل منسٹر اس پر غور کرینگے -

* شری اے - راج ریڈی :- مسٹر اسپیکر سر - کلاز ہ جس حالت میں یہاں رکھا گیا ھے اس کو اسی حالت میں رکھنے کے کیا معنی ھوسکتے ھیں یہ میں عرض کرنے کی کوشش کروں گا - یہ بحث کی جارھی ھے کہ یہ بے محل اور بے سود معلوم ھوتا ھے - سکشن ہ کے اغراض و مقاصد کیا ھیں - اس کا سلسلہ کہیں نظر نہیں آتا - یہ بیچ میں واقع ھوا ھے اور وھیں ختم بھی ھوجاتا ھے - جیسا کہ بعض لوگ کہہ رھے ھیں اس کا مقصد یہ ھے کہ درخواست دفعہ ۴ کے تحت پیش ھونے پر کسی دوسرے دفعہ سے اس کا تعلق نہ ھونا متصور ھوگا بلکہ یہ متصور ھوگا کہ یہ کارروائی ضمنی طور پر ھی ھورھی ھے لیکن یہ صحیح نہیں ھے - الفاظ صاف ھیں -

"Notwithstanding the fact that no application has been filed under section 4"

اس کا صاف مطلب یہ ھے کہ اگر اپلیکیشن پیش ھوتو دفعہ ۴ کے تعلق سے اپلیکیشن پیش ھونے کے بعد جملہ پروسیجر اس میں بتلایا گیا ھے کہ اس کو کیا مراحل طے کرنے پڑینگے - کیا حسابات پیش کرنے ھونگے - اس کے لئے یہ انڈیپنڈنٹ پروسیجر ھے - اس لئے اسکی یہ تعبیر نہیں ھوسکتی -

لیکن جیسا کہ اب تک بحث ھوئی کہ ھمارے دیہات کے ڈیٹر معلومات نہیں رکھتے اور وہ ٹرو اینڈ کرکٹ اسٹیٹمنٹ نہیں دے سکتے تو ان کو یہ سہولت دی گئی ھے ؟

وہ معلومات حاصل کریں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسا پراویژن ہونا ضروری بھی تھا ۔ مگر ایک چیز جو صحیح طور پر اس طرف کے ایک آنریبل ممبر نے اٹھائی ہے کہ دفعہ ۵ کا ذکر کہیں نہیں آیا ۔ اسکو کہیں پینلائز نہیں کیا گیا ۔ اسکو پورا کرنے کے لئے سینکشن بھی نہیں ہے تو ایسی صورت میں کیا ہوگا دفعہ ۵ کے ضمن ۱ - ۲ - ۳ پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ ضمن ۳ میں صاف طور پر یہ ہے کہ

"In awarding the costs of any proceedings in respect of any application made under section 4."

اس لئے میرا خیال ہے کہ دراصل وہ کلاز ۵ ہے ورنہ اگر اس کو کلاز ۴ پڑھیں تو اس کا کوئی محل نہیں ہوتا ۔ دفعہ ۵ تصور کیا جائے تو ایسی صورت میں اس کا سینکشن بھی رہتا ہے ۔ بتوسط عدالت ہم نے حسابات دینے کا طریقہ بھی بتلایا ہے اس لئے اگر نوٹس نہ دی گئی تو عدالت بیچ میں ہونے کی وجہ سے کوئرس (Coerce) کرنے کا طریقہ بھی بتلایا گیا ہے اور اسی کو ہم اس دفعہ میں سینکشن سمجھ سکتے ہیں ۔ اس طرح کوئرشن کرنے کیلئے مشنری بھی رہیگی بشرطیکہ ہم ۴ کو ۵ پڑھیں تو باقی پورا کلاز اپنی جگہ پر انٹلیجیبل (Intelligible) ہوجاتا ہے وہ با معنے ہو جاتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اتنا ہی اس کا مقصد ہے اور یہ ڈی ٹاچھڈ (Detached) طریقہ یہاں رکھا گیا ہے جس کا مقصد فریقین کو ان ایبل (Unable) کرنا ہے ....

Mr. Chairman : Will the Courts be seized of the case if no application has been presented ?

شری اے ۔ راج ریڈی :— اپلیکیشن ۴ کے تحت پیش ہو جائے تو اسکی ضرورت نہیں ہوتی ۔ اس لئے کہ دوسرے پراویژنس مکمل ہیں ۔ ۴ کے تحت مکمل پروسیجر ہے کہ کیا حسابات وغیرہ پیش ہونگے ۔ اگر فریق کو معلومات نہیں ہیں تو یہ تو نہیں ہوسکتا کہ وہ کہے کہ میں ۴ کے تحت درخواست تو پیش نہیں کرتا بلکہ عدالت پہلے حسابات منگائے تو عدالت یہ کہے گی کہ پہلے درخواست پیش کرو بعد میں حسابات بتلائینگے اس لئے جو کنٹنجنسی (Contingency) پیدا ہورہی ہے ۔ جہاں فریق دفعہ ۴ کے تحت درخواست پیش کرنے سے پہلے معلومات لینا چاہے تو اس کے لئے یہ طریقہ پیش کیا گیا ہے ۔ اس لحاظ سے اگر دفعہ ۴ کے بجائے دفعہ ۵ پڑھا جائے تو پورا کلاز با معنی ہو جاتا ہے ۔

The House then adjourned till Half Past Two of the Clock on Friday, the 20th August, 1954.